حدیث قدسی

مولانا محمد فاروق خاں

ترجمہ

ناھید اختر

فہرست

پیش لفظ

یہ کتاب 'حدیث قدسی' اپنے قارئین کے ہاتھوں میں دیتے ہوئے ہمیں بے حد مسرت محسوس ہو رہی ہے۔ یہ کتاب ''احادیثِ قدسیہ'' کا ایک مختصر مجموعہ ہے۔ قدسی احادیث سے مراد ایسی احادیث ہوتی ہیں جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کا قول پیش کرتے ہیں۔

یہ کتاب اصلاً ہندی زبان میں شائع کی گئی تھی۔ اس کی افادیت کے پیش نظر اسے اردو زبان میں شائع کیا جا رہا ہے۔ کتاب کو اردو زبان میں منتقل کرنے کی خدمت محترمہ ناہید اختر صاحبہ زوجہ نسیم غازی صاحب نے انجام دی ہے۔ کتاب کے اس اُردو ایڈیشن میں احادیث کا عربی متن بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ اس سے کتاب کی افادیت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔

احادیث قدسی کا اپنا ایک خاص رنگ ہوتا ہے اور ان کا ایک مخصوص اسلوب ہوتا ہے۔ ان کو پڑھنے سے ایسا لگتا ہے گویا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے بہت قریب ہو کر ہم کلام ہو رہا ہے۔ اور کلام بھی بہت دلکش اور شیریں ہے۔ ایسا اس لئے ہے تاکہ بندہ اللہ تعالیٰ کے جاہ وجلال سے خوف زدہ نہ ہو، بلکہ اپنے رب کی محبت بھری باتیں سن کر راہِ حق پر لگ جائے اور اللہ کا ذکر اور اس کی یاد اس کے دل میں اس طرح گھر کر لے کہ وہ اپنی زندگی میں کبھی بھی اپنے رب کو بھلا نہ سکے۔

'احادیث قدسیہ' میں جن مضامین کو خاص طور پر لیا گیا ہے وہ یہ ہیں

توحید یعنی خدائے واحد پر ایمان لانا، اسی کے لئے جینا اور اسی کے لئے مرنا، اسی

سے لولگانا، اسی سے دعائیں کرنا اور اسی سے امیدیں اور توقعات وابستہ کرنا۔

عبادات اور ساتھ میں حسنِ سلوک، کردار کی پاکیزگی اور اچھے اخلاق۔

آخرت سے متعلق احادیث قدسیہ میں آخرت کی زندگی اور اللہ سے ملاقات کے شوق کی خاص طور پر ترغیب دی گئی ہے اور لوگوں کو اس بات کی نصیحت کی گئی ہے کہ وہ اپنی آخرت کو سنوارنے اور اپنے رب کو راضی اور خوش رکھنے کی کوشش سے کبھی غافل نہ ہوں۔

امید ہے کہ قارئین اس کتاب سے بھرپور استفادہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین!

یہ کتاب ہندی میں بھی دستیاب ہے۔

خاکسار
محمد فاروق خاں

توحید

(۱) عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنِّیْ وَالْجِنَّ وَالْاِ نْسَ فِیْ نَبَاٍ عَظِیْمٍ اَخْلُقُ وَیَعْبُدُ غَیْرِیْ وَاَرْزُقُ وَیَشْکُرُ غَیْرِیْ. (بیہقی)

حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے کہا کہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے:
''میرا اور جنّ اور انسانوں کا عجیب معاملہ ہے۔ میں ان کو پیدا کرتا ہوں اور یہ میرے علاوہ دوسروں کی بندگی کرتے ہیں۔ میں انہیں روزی دیتا ہوں اور یہ شکر دوسروں کا ادا کرتے ہیں۔''

(۲) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ : ھُوَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَبُّکُمْ اَنَا اَھْلُ اَنْ اُتَّقٰی فَلَا یُشْرَکُ بِیْ غَیْرِیْ وَاَنَا اَھْلٌ لِمَنِ اتَّقٰی اَنْ یُّشْرِکَ بِیْ غَیْرِیْ اَنْ اَغْفِرَلَہٗ (ابن ماجہ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے اس آیت 'ھُوَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ' کے بارے میں بتایا۔ رسولؐ نے فرمایا کہ تمہارا پروردگار کہتا ہے:
''میں اس بات کا حق رکھتا ہوں کہ میرا ہی ڈر رکھا جائے اور میرے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہ کیا جائے اور میں اس لائق ہوں کہ جو شخص کسی دوسرے کو میرے ساتھ شریک بنانے سے بچا رہا میں اسے بخش دوں۔''

(۳) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

قَـالَ : قَـالَ رَبُّـكُمْ عَزَّ وَ جَلَّ لَوْ اَنَّ عَبِيْدِىْ اَطَاعُوْنِىْ لَاَسْقَيْتُهُمُ الْمَطَرَ بِاللَّيْلِ وَاَطْلَعْتُ عَلَيْهِمُ الشَّمْسَ بِالنَّهَا رِ وَلَمْ اُسْمِعْهُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ. (احمد)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ تمہارا عزت وجلال والا رب کہتا ہے: ''اگر میرے بندے مکمل طور سے میری عبادت اور بندگی کریں، تو میں رات کو ان پر بارش کیا کروں اور دن کو کاروبار کی خاطر دھوپ نکال دیا کروں اور کڑک کی آواز سے انہیں محفوظ رکھوں۔''

(۴) وَعَـنْ وَّهْـبِ ابْـنِ مُـنَبِّـهٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَ رْضَ ضَعُفَتْ عَنْ أن تَسَعَنِىْ وَوَسِعَنِىْ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ. (احمد)

حضرت وہب بن مُنَبَّہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے: ''سارے آسمان اور زمین میری سمائی کے سلسلہ میں عاجز رہے۔ میری سمائی مومن کے دل میں ہوتی ہے۔''

شرک

(۱) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: یَاابْنَ اٰدَمَ ، اِنَّکَ مَا دَعَوْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ عَلٰی مَاکَانَ مِنْکَ وَلَا اُبَالِیْ ، یَا ابْنَ اٰدَمَ : لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُکَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ، وَلَا اُبَالِیْ ، یَا ابْنَ اٰدَمَ : اِنَّکَ لَوْ اَتَیْتَنِیْ بِقِرَابِ الْاَرْضِ خَطَایَا ثُمَّ لَقِیْتَنِیْ لَا تُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا، لَاَ تَیْتُکَ بِقِرَابِھَا مَغْفِرَۃً. (ترمذی،احمد)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اے آدم کے بیٹے، تو جب تک مجھے پکارتا رہے گا اور مجھ سے امید بنائے رکھے گا، میں تجھے معاف کرتا رہوں گا، چاہے تو کسی حالت میں ہو اور مجھے کچھ بھی پرواہ نہیں۔ اے آدم کی اولاد، تیرے گناہ اگر اتنے زیادہ ہوں کہ آسمانوں تک پہنچ جائیں اور تو مجھ سے مغفرت طلب کرے، تو بھی میں ان گناہوں کو معاف کردوں گا اور مجھے کچھ پرواہ نہیں۔ اے آدم کے بیٹے، اگر تو مجھ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ تیرے پاس اتنی خطائیں ہوں جن سے زمین بھر جائے، لیکن ان خطاؤں اور گناہوں میں شرک نہ ہو تو میں تجھ سے اتنی ہی بخشش کے ساتھ ملوں گا۔"

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: مَنْ عَلِمَ اَنِّیْ ذُوْقُدْرَۃٍ عَلٰی مَغْفِرَۃِ الذُّنُوْبِ غَفَرْتُ لَہٗ وَلَا اُبَالِیْ مَالَمْ یُشْرِکْ بِیْ شَیْئًا. (شرح السنتہ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ مجھے اس کے گناہ معاف کر دینے کا اختیار ہے، تو میں اس کی خطائیں بخش دیتا ہوں اور کچھ پرواہ نہیں کرتا، شرط یہ ہے کہ وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو۔"

(۳) وَعَنْ أَبِی ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ. یَا ابْنَ اٰدَمَ مَهْمَا عَبَدْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ وَلَمْ تُشْرِکْ بِیْ شَیْئًا غَفَرْتُ لَکَ عَلٰی مَا کَانَ مِنْکَ وَاِنِ اسْتَقْبَلْتَنِیْ بِمِلْأِالسَّمٰوٰتِ خَطَایَا وَذُنُوْبًا اِسْتَقْبَلْتُکَ بِمِلْئِهِنَّ مِنَ الْمَغْفِرَةِ وَاَغْفِرُلَکَ وَلَا اُبَالِیْ . (طبرانی)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: "اے آدم کے بیٹے، جب تک تو میری بندگی اور عبادت کرتا رہے گا، اور مجھ سے امید رکھے گا، اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرے گا، تو میں تجھے معاف کرتا اور تجھے بخشتا رہوں گا۔ تو اگر آسمان اور زمین کو بھر دینے والی خطائیں لے کر میرے سامنے آئے گا، تو میں اتنی ہی بخشش اور معافی لے کر تجھ سے ملوں گا اور تیرے گناہوں کو معاف کر دوں گا اور کچھ پرواہ نہ کروں گا۔"

(۴) وَعَنْ عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِیِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ یَوْمٍ فِیْ خُطْبَةٍ: اَلَا اِنَّ رَبِّی اَمَرَنِیْ اَنْ اُعَلِّمَکُمْ مَاجَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِیْ یَوْمِیْ هٰذَا. کُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْداً حَلَالٌ وَاِنِّیْ خَلَقْتُ عِبَادِیْ حُنَفَاءَ کُلُّهُمْ وَ اِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ الشَّیَاطِیْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِیْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَیْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ یُّشْرِکُوابِیْ مَالَمْ اُنْزِلْ بِهٖ سُلْطَانًا. (مسلم)

حضرت عِیاض بن حُمار مُجاشعیؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے ایک دن اپنے خطبہ میں کہا کہ لوگو، جان لو کہ میرے رب نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہیں وہ باتیں بتادوں جو تم نہیں جانتے جو مجھے اللہ نے آج بتائی ہیں۔ یہ کہ (اللہ کہتا ہے) "جو مال میں نے کسی بندے کو دیا ہے، وہ اس کے لئے حلال ہے۔ اور بے شک میں نے اپنے سبھی

بندوں کو حق کی طرف مائل پیدا کیا۔ لیکن ان کے پاس شیاطین آئے اور ان کو ان کے دین سے بہکا دیا۔ اور جو چیزیں میں نے ان کے لئے حلال کی تھیں ان کو ان پر حرام کر دیا۔ اور انہوں نے ان کو حکم دیا کہ وہ میرے ساتھ ایسی چیزوں کو شریک ٹھہرائیں جن پر کوئی دلیل میں نے نہیں اتاری۔"

(۵) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَنَا اَغْنَی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلاً اَشْرَکَ فِیْهِ غَیْرِیْ تَرَکْتُهٗ وَشِرْکَهٗ. (مسلم، ابن ماجه)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "میں سبھی شرکاء کے شرک سے بڑھ کر بے پرواہ ہوں کہ کسی کو اپنا شریک بناؤں۔ جس کسی نے کوئی عمل کیا اور اس میں اس نے کسی اور کو بھی میرا شریک ٹھہرایا تو میں اس سے اور اس کے شرک سے بے تعلق ہو جاتا ہوں۔"

(٦) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَا اَغْنَی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلاً اَشْرَکَ فِیْهِ مَعِیْ غَیْرِیْ تَرَکْتُهٗ ، وَشِرْکَهٗ، وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَا مِنْهُ بَرِیْءٌ هُوَ لِلَّذِیْ عَمِلَهٗ. (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "میں شرک کرنے والوں کے شرک سے بالکل بے نیاز ہوں، جس کسی شخص نے کسی عمل میں میرے ساتھ کسی دوسرے کو شریک کیا، تو میں اسے اور اس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں" اور ایک دوسری روایت میں ہے: "وہ عمل اسی کے لئے ہے، جس کے لئے وہ کیا گیا، میرا اس سے کوئی رشتہ نہیں۔"

(۷) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ، قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ اُمَّتَکَ لَا یَزَالُوْنَ یَقُوْلُوْنَ مَاکَذَا مَاکَذَا حَتّٰی یَقُوْلُوْا ھٰذَا اللّٰہُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ؟ (مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ اللہ عزَّ وجَلَّ فرماتا ہے: ''تیری امت کے لوگ ہمیشہ کہتے رہیں گے کہ یہ کیسے ہوا اور یہ کیسے ہوا؟ یہاں تک کہ وہ کہیں گے اس کائنات کا خالق تو اللہ ہے پھر اللہ عز وجل کو کس نے پیدا کیا؟''

(۸) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ: وَیُؤْذِیْنِیْ ابْنُ آدَمَ یَسُبُّ الدَّھْرَ، وَاَنَا الدَّھْرُ بِیَدِیْ الْاَمْرُ اُقَلِّبُ الَّیْلَ وَالنَّھَارَ. (بخاری ومسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: '' آدم کا بیٹا زمانے کو برا کہہ کر مجھے تکلیف پہنچاتا ہے حالانکہ زمانہ تو میں ہوں۔سارے کاموں کی باگ ڈور میرے ہاتھ میں ہے۔ میں ہی رات دن کو الٹتا پلٹتا ہوں۔''

(۹) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ، قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: کَذَّبَنِیْ اِبْنُ اٰدَمَ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ ذَالِکَ، وَشَتَمَنِیْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ ذَالِکَ، فَاَمَّا تَکْذِیْبُہٗ اِیَّایَ فَقَوْلُہٗ لَنْ یُعِیْدَنِیْ کَمَا بَدَأَنِیْ، وَلَیْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَ ھْوَنَ عَلَیَّ مِنْ اِعَادَتِہٖ، وَاَمَّا شَتْمُہٗ اِیَّایَ فَقَوْلُہٗ اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا وَاَنَا الْاَ حَدُالصَّمَدُ لَمْ اَلِدْوَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لِّیْ کُفُوًااَحَدٌ. (بخاری،نسائی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: '' آدم کے بیٹے نے مجھے جھٹلایا حالانکہ یہ اس کے لئے مناسب نہ تھا۔ اور اس نے مجھے برا کہا جبکہ یہ اس کے لئے مناسب نہ تھا۔ اس کا مجھے جھٹلانا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ نے جس طرح

مجھے پہلی بار پیدا کیا ہے دوبارہ ہرگز پیدا نہ کرے گا۔ جبکہ میرے لئے اس کو پہلی بار پیدا کرنا دوبارہ پیدا کرنے سے کچھ زیادہ آسان تو نہ تھا۔ اوراس کا مجھے برا کہنا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ نے اپنا بیٹا بنایا ہے حالانکہ میں یکتا، بے نیاز ہوں، نہ مجھ سے کوئی پیدا ہوا اور نہ میں کسی سے پیدا ہوا، نہ کوئی میرے برابر ہے۔''

(۱۰) وَعَنْ زَيْدِ بنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَّةِ، عَلٰى اَثَرِ سَمَآءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ . قَالَ: قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ، فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذَالِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءٍ كَذَا وَكَذَا فَذَالِكَ كَافِرٌ بِيْ وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ. **(مسلم، بخاری، مالک، نسائی)**

حضرت زید بن خالد جُہَنیؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے ہمیں حدیبیہ میں سویرے کی نماز پڑھائی۔ اس رات بارش ہوئی تھی۔ نماز کے بعد نبیؐ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا کہا؟ لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتا ہے۔ آپؐ نے کہا کہ اللہ فرماتا ہے: ''میرے کچھ بندوں نے اس حال میں صبح کی کہ وہ مجھ پر ایمان رکھتے تھے اور کچھ نے اس حال میں کہ انہوں نے میرا انکار کیا۔ جس نے یہ کہا کہ ہم پر اللہ کی مہربانی اور اس کے رحم سے بارش ہوئی، وہ تو مجھ پر ایمان رکھنے والا ہے، اور ستاروں کو نہ ماننے والا ہے اور جس نے یہ کہا کہ فلاں ستارے کی وجہ سے ہم پر بارش ہوئی، اس نے میرے ساتھ کفر کیا اور وہ ستاروں پر ایمان رکھتا ہے۔''

یہ بھی شرک ہے

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ، "اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ یُقْضٰی یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلَیْهِ رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ فَاُوْتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِیْهَا؟ قَالَ قَاتَلْتُ فِیْکَ حَتّٰی اسْتُشْهِدْتُ، قَالَ کَذَبْتَ، وَلٰکِنَّکَ قَاتَلْتَ لِاَ نْ یُّقَالَ جَرِیْءٌ، فَقَدْ قِیْلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ، حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ. وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ، فَاُوْتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِیْهَا؟ قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ، وَقَرَأْتُ فِیْکَ الْقُرْاٰنَ، قَالَ: کَذَبْتَ، وَلٰکِنَّکَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِیُقَالَ هُوَ عَالِمٌ، وَقَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ، لِیُقَالَ، هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِیْلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ، فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ، حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ. وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَیْهِ، وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ کُلِّهٖ، فَاُوْتِیَ بِهٖ، فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِیْهَا؟ قَالَ: مَاتَرَکْتُ مِنْ سَبِیْلٍ تُحِبُّ اَنْ یُّنْفَقَ فِیْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِیْهَا لَکَ، قَالَ کَذَبْتَ، وَلٰکِنَّکَ فَعَلْتَ، لِیُقَالَ هُوَ جَوَّادٌ فَقَدْ قِیْلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِیَ فِی النَّارِ" (مسلم،ترمذی،نسائی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن پہلا شخص جس کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا (کہ وہ جھوٹا ہے) وہ شخص ہوگا جس کو شہید کردیا گیا تھا، جب اس کو پیش کیا جائے گا تو اللہ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا، اور وہ ان کو قبول کرے گا۔ پھر اللہ کہے گا: "تم نے ان کے سلسلے میں احسان مندی ظاہر کرنے کا کیا کام کیا؟" وہ کہے گا: "میں تیری راہ میں لڑا یہاں تک کہ شہید ہوگیا۔" اللہ فرمائے گا: "تم

جھوٹے ہو، تم تو اس لئے لڑے تھے کہ تم کو لوگ بہادر کہیں، حقیقت میں تجھے بہادر کہا گیا۔" پھر اس کے بارے میں حکم ہو جائے گا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر لے جایا جائے گا، یہاں تک کہ آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

پھر وہ شخص ہو گا جس نے علم حاصل کیا اور دوسروں کو اس کی تعلیم دی اور قرآن پڑھا۔ جب اس کو پیش کیا جائے گا تو اللہ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا، اور وہ ان کو قبول کرے گا۔ پھر اللہ کہے گا: "تم نے ان کے سلسلے میں شکریہ ادا کرنے کا کیا کام کیا؟" وہ کہے گا: "میں نے علم حاصل کیا اور دوسروں کو اس کی تعلیم دی۔ اور تیرے لئے قرآن پڑھا۔" اللہ کہے گا: "تم جھوٹے ہو، تم نے تو علم اس لئے حاصل کیا تھا کہ لوگ تمہیں عالم کہیں۔ اور قرآن اس لئے پڑھا کہ لوگ تمہیں قاری کہیں چنانچہ تمہیں عالم اور قاری کہا گیا۔" پھر اس کے بارے میں حکم ہو جائے گا اور اس کو منہ کے بل گھسیٹ کر لے جایا جائے گا۔ یہاں تک کہ آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

پھر وہ شخص ہو گا جس کو اللہ نے روزی میں کشادگی دی تھی اور اسے ہر طرح کا مال دیا تھا۔ جب اس کو پیش کیا جائے گا تو اللہ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا اور وہ ان کو قبول کرے گا۔ پھر اللہ کہے گا: "تم نے ان کے سلسلے میں شکر ادا کرنے کا کیا کام کیا؟" وہ کہے گا: "میں نے تیرے لئے ہر ایسی راہ میں اپنا مال خرچ کیا جس میں مال خرچ کرنا تجھے پسند تھا۔ اور کوئی ایسی راہ میں نے چھوڑی نہیں۔" اللہ کہے گا: "تم جھوٹے ہو، تم نے تو اس لئے خرچ کیا کہ تمہیں داتا کہا جائے۔ اس لئے تجھ کو داتا کہا گیا۔" پھر اس کے بارے میں حکم ہو جائے گا اور اس کو منہ کے بل گھسیٹ کر لے جایا جائے گا۔ یہاں تک کہ آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

تقدیر

(۱) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تعَالٰی "مَنْ لَّمْ یَرْضَ بِقَضَائِیْ وَقَدَرِیْ فَلْیَلْتَمِسْ رَبّاً غَیْرِیْ "

(بیهقی،طبرانی)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
" جو میرے فیصلے اور میری مقرر کی ہوئی قسمت سے راضی نہیں ہے، اس کو چاہئے کہ وہ میرے سوا کوئی دوسرا رب تلاش کر لے۔"

(۲) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ،قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: لَا یَاتِیْ ابْنَ اٰدَمَ النَّذْرَبِشَیْ ءٍ لَمْ اَکُنْ قَدْ قَدَّرْتُہٗ لَہٗ وَلٰکِنْ یُّلْقِیْہُ النَّذْرُ اِلَی الْقَدَرِ وَقَدْقَدَّرْ تُّہٗ لَہٗ اَسْتَخْرِجُ بِہٖ مِنَ الْبَخِیْل

(احمد،بخاری،نسائی)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: نذر دینے سے آدم کے بیٹے کو وہ چیز نہیں حاصل ہوسکتی جو ہم نے اس کے لئے مقرر نہ کی ہو اور اس کی تقدیر میں لکھی نہ ہو۔ ہاں اس کا نذر دینا اس کو اس تقدیر سے ملا دیتا ہے جو نذر کے ساتھ میں نے مقرر کر رکھی ہے۔ اور جس کی وجہ سے میں نے کنجوس کے ہاتھ سے مال خرچ کرانا لکھ دیا ہوتا ہے۔ اس لئے کنجوس اس کے سبب مجھ کو مال دیتا ہے، جو اس سے پہلے تو نہ دیتا۔"

اللہ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ، قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ، وَاَنَا مَعَهُ اِذَا ذَکَرَنِیْ، فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَکَرْتُهُ فِیْ نَفْسِیْ، وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ، ذَکَرْتُهُ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِّنْهُمْ وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ ذِرَاعًا، وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ بَاعًا، وَاِنْ أَتَانِیْ یَمْشِیْ، اَتَیْتُهُ هَرْوَلَةً.

(بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجه)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ’’میرا بندہ میرے بارے میں جو گمان رکھتا ہے، میں اس کے مطابق ہوں۔ اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے پاس ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اور اگر وہ مجھے کسی محفل میں یاد کرتا ہے تو میں ایک ایسی محفل میں اس کی چرچا کرتا ہوں جو اس بندے کی محفل سے کہیں اچھی اور اونچی ہوتی ہے۔ اور اگر کوئی بندہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس سے قریب ہو جاتا ہوں۔ اور جب کوئی بندہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ اس سے قریب ہو جاتا ہوں۔ اور اگر کوئی بندہ میری طرف دھیرے دھیرے چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر بڑھتا ہوں۔‘‘

(۲) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ فَلْیَظُنَّ بِیْ مَایَشَاءُ .

(بیهقی، طبرانی فی الکبیر)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''میرا بندہ میرے بارے میں جو گمان رکھتا ہے میں اس کے مطابق ہوں۔ وہ جیسا چاہے میرے ساتھ گمان رکھے۔''

(۳) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَ جَلَّ: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ اِنْ ظَنَّ خَیْرًا فَلَهٗ وَاِنْ ظَنَّ شَرًّا فَلَهٗ. (احمد، مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''میرا بندہ میرے بارے میں جو گمان رکھتا ہے میں اس کے مطابق ہوں۔ اگر وہ مجھ سے اچھا گمان رکھے تو یہ اسی کے لئے اچھا ہے۔ اور اگر برا گمان رکھے تو یہ اسی کے لئے برا ہے۔''

(۴) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ : اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا دَعَانِیْ. (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں جو وہ میرے بارے میں رکھتا ہے۔ اور جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔''

(۵) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ حَیْثُ یَذْكُرُنِیْ وَاللّٰهِ اَللّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ یَجِدُ ضَآ لَّتَهٗ بِالْفَلَاةِ وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ بَاعًا وَاِذَا اَقْبَلَ اِلَیَّ یَمْشِیْ اَقْبَلْتُ اِلَیْهِ اُهَرْوِلُ. (بخاری ومسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ اللہ عزّ وجل فرماتا ہے: ''میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں جو وہ مجھ سے رکھتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جہاں مجھے وہ یاد کرتا ہے۔'' اور خدا کی قسم خدا اپنے بندے کی توبہ سے اس سے کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے، جتنا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے کھوئے ہوئے اونٹ کو کسی چٹیل میدان میں پاکر خوش ہوتا ہے۔ اور (وہ کہتا ہے:) جو مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے، میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جو مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے، میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جو میری طرف چل کر آتا ہے، میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔''

(۶) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ اِنْ خَیْراً فَخَیْرٌ وَاِنْ شَرًّا فَشَرٌّ. **(طبرانی)**

اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے: ''میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں جو وہ میرے ساتھ رکھتا ہے۔ اگر وہ اچھا گمان رکھتا ہے تو میں بھی اس کے ساتھ اچھا معاملہ کرتا ہوں اور اگر وہ برا گمان رکھتا ہے تو میں بھی وہی سلوک کرتا ہوں۔''

(۷) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ، قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ: اِذَا اَحَبَّ عَبْدِیْ لِقَائِیْ اَحْبَبْتُ لِقَاءَہٗ وَاِذَا کَرِہَ لِقَائِیْ کَرِھْتُ لِقَاءَہٗ. **(بخاری، نسائی، مالک)**

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ اللہ عزّ وجل فرماتا ہے: ''جب میرے کسی بندے کو مجھ سے ملنے کی آرزو ہوتی ہے تو مجھے بھی اس سے ملنے کی آرزو ہوتی ہے اور جب کوئی مجھ سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے، تو میں بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہوں۔''

اللہ کی یاد اور اس کا ذکر

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنه قَالَ،قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ: اَنَا مَعَ عَبْدِیْ اِذَا ذَکَرَنِیْ وَ تَحَرَّکَتْ بِیْ شَفَتَاهُ. (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''جب میرا بندہ مجھے یاد کرتا ہے اور اس کے دونوں ہونٹ میرے ذکر سے ہلتے ہیں تو میں اس کے قریب ہی ہوتا ہوں۔''

(۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مَلَائِکَةً سَیَّارَةً فُضلاً یَبْتَغُوْنَ مَجَالِسَ الذِّکْرِ، فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِیْهِ ذِکْرٌ قَعَدُوْ اِمَعَهُمْ، وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِاَجْنِحَتِهِمْ حَتّٰی یَمْلَأُ وْا مَا بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ السَّمَاءِ الدُّنْیَا. فَاِذَا انْصَرَفُوْا عَرَجُوْا وَ صَعِدُوْا اِلَی السَّمَاءِ قَالَ: فَیَسْأَ لُهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ، مِنْ اَیْنَ جِئْتُمْ ؟ فَیَقُوْلُوْنَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِلَکَ فِی الْاَرْضِ یُسَبِّحُوْنَکَ وَیُکَبِّرُوْنَکَ وَیُهَلِّلُوْنَکَ وَیَحْمَدُوْنَکَ وَیَسْئَلُوْنَکَ، قَالَ: وَمَا یَسْئَلُوْنِیْ؟ قَالُوْا یَسْئَلُوْنَکَ جَنَّتَکَ: قَالَ، وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِیْ ؟ قَالُوْلَا اَیْ رَبِّ، قَالَ فَکَیْفَ لَوْرَأَوْاجَنَّتِیْ، قَالُوْ: وَیَسْتَجِیْرُوْنَکَ، قَالَ وَمِمَّ یَسْتَجِیْرُوْنِیْ ؟ قَالُوْا مِنْ نَارِکَ یَارَبِّ، قَالَ وَهَلْ رَأَوْانَارِیْ ؟ قَالُوْا لَا :قَالَ فَکَیْفَ لَوْ رَأَوْانَارِیْ ؟ قَالُوْاوَیَسْتَغْفِرُوْنَکَ قَالَ فَیَقُوْلُ : قَدْغَفَرْتُ لَهُمْ، وَاَعْطَیْتُهُمْ مَاسَأَلُوْا وَ

أَجْرتُهُمْ مِمَّا اسْتَجارُوْا . قَالُوْا رَبِّ فِيهِمْ فُلانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ اِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ ، قَالَ فَيَقُوْلُ: وَلَهُ غَفَرْتُ، هُمُ الْقَوْمُ لا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ.

(مسلم،بخاری،ترمذی،نسائی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے، چلنے پھرنے والے فرشتوں کا ایک گروہ ایسا بھی ہے کہ اس گروہ کے فرشتے ذکر کی مجلسوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں اور جب وہ ایسی کوئی مجلس پالیتے ہیں جس میں اللہ کا ذکر ہورہا ہوتا ہے تو وہ لوگوں کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور وہ اپنے پَر ایک دوسرے پر پھیلا لیتے ہیں، یہاں تک کہ اپنے اور قریبی آسمان کے بیچ کے حصّے کو بھر دیتے ہیں۔ جب لوگ چلے جاتے ہیں تو یہ فرشتے آسمانوں کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔ نبیؐ کہتے ہیں کہ اللہ عزّ وجل ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خود ان کے بارے میں اچھی طرح سے جانتا ہے: ''تم کہاں سے آئے ہو؟'' وہ کہتے ہیں کہ زمین میں تیرے کچھ ایسے بندوں کے پاس سے ہم آئے ہیں جو تیری بزرگی اور تیری بڑائی بیان کررہے تھے اور صرف تجھی کو معبود کہہ کر پکارتے تھے اور تیری تعریف کررہے تھے، اور تجھ سے کچھ مانگ رہے تھے۔ اللہ کہتا ہے: ''وہ مجھ سے کیا مانگ رہے تھے؟'' وہ کہتے ہیں : ''وہ سب تجھ سے جنت مانگ رہے تھے۔'' اللہ کہتا ہے: ''کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟'' وہ کہتے ہیں: ''نہیں اے میرے رب'' اللہ کہتا ہے: ''اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیں تو پھر ان کا کیا حال ہو!'' فرشتے کہتے ہیں: ''اور وہ تجھ سے پناہ بھی چاہتے تھے۔'' اللہ کہتا ہے: ''کس چیز سے وہ میری پناہ چاہتے تھے؟'' وہ کہتے ہیں: ''تیری آگ (دوزخ) سے اے رب۔'' اللہ کہتا ہے: ''کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے؟'' وہ کہتے ہیں: ''نہیں۔'' اللہ کہتا ہے: ''اگر وہ میری آگ دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو؟'' پھر فرشتے کہتے ہیں: ''وہ تجھ سے بخشش طلب کررہے تھے۔''

نبیؐ کہتے ہیں کہ اس پر اللہ کہتا ہے: ''میں نے ان کی بخشش کردی اور جو کچھ انہوں نے مانگا وہ میں نے ان کو دیا اور جس چیز سے انہوں نے پناہ مانگی میں نے اس سے انہیں پناہ دی۔''

نبیؐ فرماتے ہیں کہ وہ (فرشتے) کہیں گے: ''ہمارے رب ان میں تو ایک آدمی ایسا بھی تھا جو بڑا خطا کار ہے وہ تو راستے سے گزر رہا تھا تو ان لوگوں کے ساتھ (بس یونہی) بیٹھ گیا۔''

نبیؐ کہتے ہیں کہ اللہ کہے گا: ''میں نے اسے بھی بخش دیا۔ وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بدنصیب نہیں ہوگا۔''

(۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَصَلَّمْ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی: مَنْ شَغَّلَہٗ ذِکْرِیْ عَنْ مَسْئَلَتِیْ اُعْطِیْہُ اَفْضَلَ مَا اُعْطِیْ السَّائِلِیْنَ. (بخاری، بیہقی)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے: ''جس شخص کو میرے ذکر (یاد) نے اتنا مشغول رکھا کہ وہ مجھ سے کچھ مانگ نہ سکا، تو میں ایسے بندے کو مانگنے والے سے زیادہ دیتا ہوں۔''

(۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ: عَبْدِیْ اِذَا ذَکَرْتَنِیْ خَالِیًا ذَکَرْتُکَ خَالِیًا وَاِنْ ذَکَرْتَنِیْ فِیْ مَلَأٍ ذَکَرْتُکَ فِیْ مَلَأٍ خَیْرٍ مِّنْھُمْ وَاَکْبَرَ. (بیہقی)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اے میرے بندے اگر تو مجھے تنہائی میں یاد کرے گا تو میں بھی تجھے تنہائی میں یاد کروں گا اور اگر تو مجھے کسی محفل میں یاد کرے گا تو میں تجھے ان سے اچھے لوگوں کی (یعنی فرشتوں کی)، اور بڑی محفل میں یاد کروں گا۔''

اللہ تعالیٰ کی بخشش اور رحمت

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِیْ كِتَابِهٖ فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ وَفِیْ رِوَایَةٍ اِنَّ رَحْمَتِیْ تَغْلِبُ غَضَبِیْ. (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: ''جب اللہ نے مخلوق کو پیدا کرنے کا فیصلہ کیا تو اپنی کتاب میں لکھ دیا جو عرش پر اس کے پاس ہے: ''یقیناً میری رحمت میرے غضب سے آگے بڑھ گئی ہے۔''

ایک حدیث میں یہ الفاظ آئے ہیں۔ ''بلاشبہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔''

(۲) عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْعَبْدَ لَیَلْتَمِسُ مَرْضَاةَ اللّٰهِ، فَلَا یَزَالُ بِذَالِکَ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِجِبْرَئِیْلَ: اِنَّ فُلَانًا عَبْدِیْ یَلْتَمِسُ اَنْ یُرْضِیَنِیْ، اَلَا وَاِنَّ رَحْمَتِیْ عَلَیْهِ. فَیَقُوْلُ جِبْرَئِیْلُ: رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى فُلَانٍ وَیَقُوْلُهَا حَمَلَةُ الْعَرْشِ وَیَقُوْلُهَا مَنْ حَوْلَهُمْ حَتّٰى یَقُوْلَهَا اَهْلُ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَهْبِطُ لَهٗ اِلَى الْاَرْضِ. (احمد)

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ اللہ کی رضا مندی کی تلاش میں رہتا ہے اور لگاتار اسی تلاش میں لگا رہتا ہے، تو اللہ عزّ وجل جبرئیلؑ سے کہتا ہے: ''میرا فلاں بندہ مجھے راضی کرنے کی تلاش میں گیا ہوا ہے۔ جان رکھو کہ میری رحمت اس پر ہے۔''

حضرت جبرئیلؑ کہتے ہیں: "اللہ کی رحمت فلاں بندے پر ہو! اور پھر آسمان کو اٹھانے والے (فرشتے) اور ان کے آس پاس کے فرشتے بھی یہی کہتے ہیں، یہاں تک کہ یہی بات ساتوں آسمان کے رہنے والے بھی کہنے لگتے ہیں۔ پھر وہ رحمت اس کے لئے زمین پر اترتی ہے۔"

(۳) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ،قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، اِنَّ الشَّیْطٰنَ قَالَ وَعِزَّتِکَ یَا رَبِّ لَا اَبْرَحُ اُغْوِیْ عِبَادَکَ مَادَامَتْ اَرْوَاحُھُمْ فِیْ اَجْسَادِھِمْ : فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ : وَعِزَّتِیْ وَجَلَا لِیْ وَارْتِفَاعِ مَکَانِیْ لَا اَزَالُ اَغْفِرُلَھُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِیْ. (احمد)

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ شیطان مردود نے اللہ سے کہا کہ مجھے تیرے جلال کی قسم، جب تک تیرے بندوں کی روح ان کے جسم میں رہے گی میں انہیں بہکاتا اور تیرے راستے سے بھٹکاتا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے کہا: "مجھے اپنی عزّت وجلال اور بزرگی کی قسم، جب تک میرے بندے مجھ سے معافی طلب کرتے رہیں گے میں انہیں معاف کرتا رہوں گا۔"

(۴) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَرْوِیْ عَنْ رَّبِّہٖ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّہٗ قَالَ :یَاعِبَادِیْ اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَجَعَلْتُہٗ بَیْنَکُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا: یَا عِبَادِیْ: کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ ھَدَیْتُہٗ فَاسْتَھْدُوْنِیْ اَھْدِکُمْ، یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُہٗ فَاسْتَطْعِمُوْنِیْ اُطْعِمْکُمْ . یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ کَسَوْتُہٗ فَاسْتَکْسُوْنِیْ اَکْسُکُمْ . یَا عِبَادِیْ اِنَّکُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْلَکُمْ.یَاعِبَادِیْ اِنَّکُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّیْ فَتَضُرُّوْنِیْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِیْ فَتَنْفَعُوْنِیْ. یَا عِبَادِیْ، لَوْاَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْکُمْ مَا زَادَذٰلِکَ فِیْ

مُلْكِی شَیْئًا، یَاعِبَادِیْ، لَوْاَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْاعَلٰی اَفْجَرِقَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَّانَقَصَ ذَالِكَ مِنْ مُّلْكِیْ شَیْئًا،یَاعِبَادِیْ لَوْاَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْافِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ وَّسَأَلُوْنِیْ فَاَعْطَیْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهٗ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِیْ اِلَّا كَمَا یَنْقُصُ الْمَخِیْطُ اِذَادَخَلَ فِی الْبَحْرِ. یَا عِبَادِیْ ، اِنَّمَا هِیَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِیْهَا لَكُمْ ثُمَّ اُوَفِّیْكُمْ اِیَّاهَا فَمَنْ وَّجَدَ خَیْرًافَلْیَحْمَدِ اللّٰهَ تَعَالٰی وَمَنْ وَّجَدَ غَیْرَ ذَالِكَ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ. (مسلم)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اے میرے بندو، میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کیا ہے اور میں نے تمہارے لئے بھی ظلم کو حرام کردیا۔ اس لئے آپس میں تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا کرو۔ اے میرے بندو! تم سب راستے سے بھٹکے ہوئے ہو سوائے اس شخص کے جس کو میں نے راہ دکھائی۔ تم مجھ سے سیدھے راستے پر چلنے کی دعا کرو، میں تمہیں راہ دکھاؤں گا اور تمہیں سیدھے راستے پر چلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب کے سب بھوکے ہو سوائے اس کے جس کو میں کھلاؤں۔ اس لئے مجھ ہی سے کھانا مانگو، میں تمہیں کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب کے سب ننگے ہو۔ سوائے اس کے جس کو میں کپڑا پہناؤں۔ اس لئے مجھ سے کپڑے مانگو، میں تمہیں پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم رات دن خطائیں کرتے رہتے ہو اور میں سب گناہوں کو بخشتا ہوں۔ اس لئے تم مجھ ہی سے معافی طلب کرو، میں تمہیں معاف کروں گا۔ اے میرے بندو! تم مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور نہ مجھے کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہو۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے لوگ اور تمام انسان اور تمام جنّ سب کے سب بڑے متّقی شخص کے دل کی طرح ہو جائیں تو اس سے میری حکومت میں کچھ بھی اضافہ نہ ہوگا۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے لوگ اور تم میں سے تمام انسان اور تمام جنّ سب کے سب ایک بڑے فاسق و فاجر شخص کے دل کی طرح ہو جائیں تو اس سے میری حکومت میں کچھ بھی کمی نہ ہوگی۔ اے میرے بندو! تمہارے اگلے اور پچھلے لوگ اور تمام

انسان اور تمام جنّ سب کے سب ایک میدان میں کھڑے ہوں اور مجھ سے مانگنے لگیں، اور میں ہر ایک کو جو وہ مانگیں دوں، تو اس سے جو کچھ میرے پاس ہے اس میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ لیکن بس اتنی جتنی سمندر میں سوئی ڈال کر نکال لینے سے سمندر کے پانی میں کمی ہوتی ہے۔ اے میرے بندو! یہ تو تمہارے ہی اعمال ہیں جن کو تمہارے لئے میں گنتا رہتا ہوں۔ پھر تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا۔ اس لئے جو شخص اچھا بدلہ پائے تو اسے چاہئے کہ وہ اللہ کی بڑائی بیان کرے اور جو اس کے علاوہ (برا بدلہ) پائے تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔"

(۵) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ ،قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ: یَاعِبَادِیْ کُلُّکُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَیْتُ فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْلَکُمْ وَمَنْ عَلِمَ اَنِّیْ اَقْدِرُعَلَی الْمَغْفِرَۃِ فَاسْتَغْفَرَلِیْ بِقُدْرَتِیْ غَفَرْتُ لَہٗ وَلَا اُبَالِیْ ، وَکُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّامَنْ ھَدَیْتُ فَاسْتَھْدُوْنِیْ اَھْدِکُمْ وَکُلُّکُمْ فَقِیْرٌ اِلَّا مَنْ اَغْنَیْتُ فَا سْئَلُوْ نِیْ اُغْنِکُمْ وَلَوْاَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ ومَیِّتَکُم وَرَطْبَکُمْ وَیَا بِسَکُمْ اِجْتَمَعُوْا عَلٰی اَشْقٰی قَلْبٍ مِّنْ قُلُوْبِ عِبَادِیْ مَانَقَصَ فِیْ مُلْکِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ وَلَوِاجْتَمَعُوْاعَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِیْ مَازَادَفِیْ مُلْکِیْ مِنْ جَنَاحِ بَعُوْضَۃٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَا بِسَکُمْ اِجْتَمَعُوْا فَسَأَ لَنِیْ کُلُّ سَائِلٍ مِّنْھُمْ مَا بَلَغَتْ اُمْنِیَّتُہٗ فَاَعْطَیْتُ کُلَّ سَائِلٍ مِّنْھُمْ مَاسَأَلَ مَانَقَصَنِیْ کَمَا لَوْاَنَّ اَحَدَ کُمْ مَرَّبِشَفَۃِ الْبَحْرِ فَغَمَسَ فِیْھَا اِبْرَۃً ثُمَّ انْتَزَعَھَا کَذَالِکَ لَا یَنْقُصُ مِنْ مُلْکِیْ، ذٰلِکَ بِاَنِّیْ جَوَّادٌ مَا جِدٌ صَمَدٌ عَطَائِیْ کَلَامٌ وَعَذَابِیْ کَلَامٌ اِذَااَرَدْتُّ شَیْئًا فَاِنَّمَا اَقُوْلُ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ. (ترمذی، احمد، ابن ماجہ)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”اے میرے بندو! تم میں سے ہر ایک گناہ گار ہے سوائے اس شخص کے جسے میں نے بچالیا۔ اس لئے تم مجھ سے معافی طلب کرو میں تم کو معاف کرونگا۔ تم میں سے جو شخص یہ جانتا ہے کہ مجھے معاف کرنے اور بخشنے کا اختیار اور قوت حاصل ہے پھر وہ مجھ سے معافی اور بخشش کے لئے درخواست کرتا ہے، میں اسے معاف کر دیتا ہوں اور گناہ معاف کرنے میں کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ تم میں سے ہر ایک گمراہ ہے سوائے اس کے جسے میں نے راہ دکھائی۔ اس لئے تم مجھ سے سیدھا راستہ پانے کی التجا کرو۔ میں تمہیں سیدھی راہ دکھاؤں گا۔ تم میں سے ہر ایک غریب ہے سوائے اس کے جس کو میں دولت منداور غنی کر دوں۔ اس لئے تم مجھ سے مانگو میں تمہیں غنی کر دوں گا۔ اور اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے مرے ہوئے اور زندہ لوگ اور تمہارے کمزور اور طاقتور سب کے سب میرے پرہیز گار بندوں میں سے کسی ایک شخص کے ڈر رکھنے والے دل کی طرح ہو جائیں تو اس سے میری حکومت میں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی اضافہ نہیں ہوسکتا اور اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے مرے ہوئے اور زندہ لوگ اور تمہارے کمزور اور طاقتور سب کے سب میرے بدنصیب بندوں میں سے کسی شخص کے دل کی طرح ہو جائیں تو اس سے میری حکومت میں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی کمی نہیں ہوسکتی اور تمہارے اگلے اور پچھلے، مرے ہوئے اور زندہ لوگ اور کمزور اور طاقتور سب کے سب ایک میدان میں اکٹھا ہو جائیں پھر ہر ایک آدمی اپنی دلی تمناؤں کو پورا کرنے کے لئے مجھ سے دعا کرے اور میں ہر ایک مانگنے والے کی تمنّا پوری کر دوں تو اس سے میری حکومت اور خزانے میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ یہ تو بات ایسی ہوگی جیسے تم میں سے کوئی سمندر سے گزرتے ہوئے ایک سوئی سمندر میں ڈال کر پھر اسے اٹھالے۔ یہ اس لئے کہ میں بہت زیادہ سخی ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ میری عطاو بخشش بھی کلام ہے اور میرا عذاب بھی کلام ہے۔ جب میں کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں، تو میں بس یہ کہتا ہوں کہ ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے۔“

(٦) عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَحْكِیْ عَنْ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: اَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ

اغْـفِـرْلِـیْ ذَنْبِـیْ فَـقَالَ تبارَکَ وَتعَالٰی اَذْنَبَ عَبْدِیْ ذَنْبًافَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَّغْفِرُ الـذَّنْـبَ وَیَـاْ خُـذُبِـالـذَّنْبِ ثُمَّ عَادَفَاَذْنَبَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ، فَقَالَ تَبـارَکَ وَتـعَـالٰـی عَبْـدِیْ اَذْنَـبَ ذَنْبًـا فَـعَـلِـمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْ خُذُ بِـالـذَّنْـبِ ثُـمَّ عَـادَفَـاَذْنَبَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ فَقَالَ تبارَکَ وَتعَالٰی اَذْنَـبَ عَبدِیْ ذَنبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَّغْفِرُالذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِا لذَّنْبِ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکَ. (بخاری ومسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے اپنے رب عزّ وجل سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: کہ ایک بندے نے کوئی گناہ کیا اور کہا اے اللہ! میرے گناہ کو معاف کردے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: ''میرے بندے نے گناہ کیا اور یہ سمجھا کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ کو بخشتا اور گناہ پر پکڑ کرتا ہے۔'' اس نے کچھ مدّت کے بعد پھر گناہ کیا اور کہا اے میرے رب میرا گناہ معاف فرمادے۔ پس اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: ''میرے بندے نے کوئی گناہ کیا اور یہ سمجھا کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ کو بخش دیتا ہے اور گناہ پر پکڑ کرتا ہے۔'' کچھ دنوں کے بعد وہ پھر گناہ کر بیٹھا اور اس نے دعا کی اے میرے رب میرا گناہ معاف کردے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: ''میرے بندے نے گناہ کیا اور اس نے یہ سمجھا کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ کو معاف کرتا ہے اور گناہ پر مؤاخذہ کرتا ہے۔ (اگر احساس گناہ اور رب سے معافی چاہنے کا تیرا یہی حال ہے) تو اب تو جو چاہے کر میں نے تجھے معاف کردیا۔''

(۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰـهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فِیْمَا یَرْوِیْ عَنْ رَّبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ کَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّیِّئَاتِ، ثُمَّ بَیَّنَ ذَالِکَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا کَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَهٗ حَسَنَةً کَامِلَةً، فَاِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا کَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰی

سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ اِلٰی اَضْعَافٍ کَثِیْرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَیِّئَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا کَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَهٗ حَسَنَةً کَامِلَةً، فَاِنْ هُوَهَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا کَتَبَهَا اللّٰهُ سَیِّئَةً وَاحِدَةً.

(بخاری و مسلم)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں لکھ دی ہیں پھر ان نیکیوں اور برائیوں کو کھول کھول کر بیان کر دیا ہے۔ اس لئے جو شخص کسی نیکی کا پکّا ارادہ کر لے لیکن وہ نیکی وہ شخص نہ کر سکے تب بھی اللہ تعالیٰ اس کی ایک پوری نیکی لکھ دیتا ہے۔ اور اگر ارادے کے بعد وہ نیکی بھی کر لے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیوں سے لے کر سات سو تک بلکہ اس سے بھی زیادہ لکھتا ہے۔ اور جو شخص کسی برائی کا ارادہ کرتا ہے لیکن اس کو کرتا نہیں تو اس کے لئے بھی اللہ تعالیٰ ایک پوری نیکی لکھ دیتا ہے۔ اور اگر برائی کا ارادہ کر کے وہ شخص برائی اور گناہ کر لیتا ہے، تو اللہ تعالیٰ صرف ایک گناہ لکھتا ہے۔“

(۸) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِذَاهَمَّ عَبْدِیْ بِحَسَنَةٍ وَلَمْ یَعْمَلْهَا کَتَبْتُهَا لَهٗ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا کَتَبْتُهَا لَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰی سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَاِذَا هَمَّ بِسَیِّئَةٍ وَلَمْ یَعْمَلْهَا لَمْ اَکْتُبْهَا عَلَیْهِ فَاِنْ عَمِلَهَا کَتَبْتُهَا سَیِّئَةً وَّاحِدَةً. (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”جب میرا بندہ کسی نیکی کا اپنے دل میں ارادہ کرتا ہے لیکن وہ اسے کر نہیں پاتا تو میں ایک نیکی اس کے اعمال نامہ میں لکھ دیتا ہوں۔ اور اگر وہ نیکی کر لیتا ہے تو میں اس کی نیکی کو دس گنا سے سات سو گنا تک کر کے لکھتا ہوں۔ اور جب کوئی بندہ کسی گناہ کا ارادہ کرتا ہے لیکن اس کا مرتکب نہیں ہوتا تو میں اس کے نامہ اعمال میں اسے نہیں لکھتا۔ اور اگر وہ گناہ کر لیتا ہے تو میں ایک ہی گناہ لکھتا ہوں۔“

(۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰہَ یُدْنِی الْمُؤْمِنَ فَیَضَعُ عَلَیْہِ کَنَفَہٗ وَیَسْتُرُہٗ فَیَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ کَذَا، اَتَعْرِفُ ذَنْبَ کَذَا فَیَقُوْلُ: نَعَمْ اَیْ رَبِّ! حَتّٰی قَرَّرَہٗ بِذُنُوْبِہٖ وَرَأَی فِیْ نَفْسِہٖ اَنَّہٗ قَدْ ھَلَکَ، قَالَ: سَتَرْتُھَا لَکَ فِی الدُّنْیَا وَاَنَا اَغْفِرُھَا لَکَ الْیَوْمَ، فَیُعْطٰی کِتَابَ حَسَنَاتِہٖ وَاَمَّا الْکُفَّارُ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَیُنَادٰی بِھِمْ عَلٰی رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ، ھٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلٰی رَبِّھِمْ، اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ. (بخاری ومسلم)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ ”(قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ مومن کو قریب کرے گا اور پھر اس پر اپنا پردہ ڈالے گا اور اسے چھپالے گا۔ پھر فرمائے گا: ”کیا تم اس گناہ کو جانتے ہو؟ کیا تم اس گناہ کو جانتے ہو؟“ بندہ کہے گا: ”ہاں میرے رب!“ یہاں تک کہ وہ اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کرالے گا۔ وہ بندہ اپنے دل میں خیال کرے گا کہ میں ہلاک ہوا۔ اللہ فرمائے گا: ”میں نے دنیا میں تیرے ان گناہوں کو چھپایا تھا اور آج میں انہیں معاف کر دیتا ہوں۔“ پھر اسے اس کی نیکیوں کا اعمال نامہ دیدیا جائے گا۔ رہے کفار اور منافقین تو انہیں برسرِ عام پکارا جائے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے رب پر تھوپ کر جھوٹ بولتے تھے۔ جان لو کہ اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہے ایسے ظالموں پر۔

محبت اللہ کے لئے اور عداوت اللہ کے لئے

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ: اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ ؟ اَلْیَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ. (بخاری،مالک)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کہے گا: ''کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے عزّ وجلال کے سبب آپس میں ایک دوسرے سے محبت کیا کرتے تھے؟ آج میں انہیں اپنے سایہ میں رکھوں گا۔آج میرے سایہ کے علاوہ کہیں کوئی سایہ نہیں۔''

(۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : لَوْاَنَّ عَبْدَیْنِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ،وَاحِدٌ فِی الْمَشْرِقِ وَاٰخَرُ فِی الْمَغْرِبِ لَجَمَعَ اللّٰهُ بَیْنَهُمَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ، یَقُوْلُ هٰذَا الَّذِیْ کُنْتَ تُحِبُّهٗ فِیَّ . (بیهقی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ اگر ایک شخص مشرق میں ہو اور دوسرا مغرب میں اور یہ دونوں آپس میں اللہ کے لئے محبت کرتے ہوں تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان دونوں کو ایک جگہ کرکے ہر ایک سے کہے گا: ''یہ ہے وہ شخص جس سے تو میرے لئے محبت کرتا تھا۔''

(۳) عَنْ مَعَاذِبْنِ جَبَل ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجَبَتْ مَحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّیْنَ فِیَّ

وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ . (مالک،ترمذی)

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسولؐ کو یہ کہتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میری محبت کے مستحق وہی لوگ ہیں جو میری وجہ سے آپس میں محبت کرتے تھے۔ اور میری ہی وجہ سے آپس میں اُٹھتے بیٹھتے تھے اور میری ہی وجہ سے ایک دوسرے کے پاس ملنے اور ملاقات کرنے جایا کرتے تھے۔ اور میری ہی وجہ سے ایک دوسرے پر اپنا مال خرچ کرتے تھے۔''

(۴) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ اِنِّی اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهُ، قَالَ فَیُحِبُّهُ جِبْرِیْلُ ثُمَّ یُنَادِیْ فِی السَّمَاءِ فَیَقُوْلُ، اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَیُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَاءِ. قَالَ، ثُمَّ یُوْضَعُ لَهُ الْقُبُوْلُ فِی الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ اللّٰهُ عَبْدًا دَعَا جِبْرِیْلَ، فَیَقُوْلُ اِنِّیْ اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْهُ فَیُبْغِضُهُ جِبْرِیْلُ ، ثُمَّ یُنَادِیْ فِیْ اَهْلِ السَّمَاءِ ، اِنَّ اللّٰهَ یُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوْهُ قَالَ فَیُبْغِضُوْنَهُ ثُمَّ تُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِی الْاَرْضِ .

(مسلم،بخاری،مالک،ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیلؑ کو بلاتا ہے اور کہتا ہے: ''میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو۔'' حضرت جبرئیلؑ اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیلؑ آسمانوں میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں۔ اس لئے تم بھی اس بندے سے محبت کرو۔'' پس آسمان پر رہنے والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر زمین میں اس کی مقبولیت پھیلا دی جاتی ہے۔

اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے ناراض ہوتا ہے تو حضرت جبرئیلؑ کو بلا کر ان

سے کہتا ہے: ''میں فلاں بندے سے نفرت کرتا ہوں تم بھی اس سے نفرت کرو۔''

چنانچہ حضرت جبرئیلؑ اس شخص سے نفرت اور عداوت رکھتے ہیں۔ پھر آسمانوں میں اعلان کرتے ہیں کہ فلاں بندے سے اللہ تعالیٰ کو عداوت ہے۔ اے آسمان والو! تم بھی اس سے نفرت کرو اور اس سے عداوت رکھو۔ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ آسمان والے بھی اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں۔ پھر زمین میں اس کے سلسلے میں نفرت اور عداوت پھیلا دی جاتی ہے۔

علم کی اہمیت

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ، یَقُوْلُ، اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَوْحٰی اِلَیَّ اَنَّهٗ مَنْ سَلَکَ مَسْلَکًا فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ، سَهَّلْتُ لَهٗ طَرِیْقَ الْجَنَّةِ، وَمَنْ سَلَبْتُهٗ کَرِیْمَتَیْهِ، اَثْبُتُهٗ عَلَیْهِمَا الْجَنَّةَ وَفَضْلٌ فِیْ عِلْمٍ خَیْرٌ مِنْ فَضْلٍ فِیْ عِبَادَةٍ، وَمِلَاکُ الدِّیْنِ الْوَرَعُ.

(بیهقی فی شعیب الایمان)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ ''وحی'' کی[۱]: ''جو شخص علم (سچے علم) کی تلاش میں نکلا میں اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کردوں گا۔ اور جس کی میں نے دو آنکھیں لے لیں[۲] تو ان آنکھوں کے بدلے میں اس کو جنّت عطا کروں گا اور علم کی زیادتی عبادت کی کثرت سے بہتر ہے۔ اور دین کی اصل تو پرہیز گاری ہے۔''

۱۔ اللہ تعالیٰ جس باریکی اور لطیف طریقے سے اپنا کلام نبی پر اتارتا ہے اسے وحی کہتے ہیں۔

۲۔ یعنی جس کی دونوں آنکھیں جاتی رہیں اور وہ اندھا ہو گیا۔

قرآن پڑھنے کی اہمیت

(۱) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: یَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی: مَنْ شَغَلَہُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِکْرِیْ وَ مَسْأَلَتِیْ اَعْطَیْتُہٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِی السَّآئِلِیْنَ، وَفَضْلُ کَلَامِ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلٰی سَآئِرِ الْکَلَامِ کَفَضْلِ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ. (ترمذی،دارمی،بیہقی فی شعب الایمان)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ برکت والا اور بلند مرتبہ والا رب کہتا ہے: ”جس کسی کو قرآن نے مصروف رکھا اور اسے اتنی فرصت نہ دی کہ وہ میرا ذکر کرتا یا مجھ سے مانگتا، میں اسے اس سے بہتر اور بڑھ کر دوں گا جو مانگنے والوں کو دیتا ہوں۔“ دوسرے کلاموں کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کے کلام کی عظمت ایسی ہے جیسے خود اللہ کی عظمت اس کی پیدا کی ہوئی چیزوں کے مقابلہ میں ہے۔

(۲) عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: یُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَأْ وَارْتَقِ، وَرَتِّلْ کَمَا کُنْتَ تُرَتِّلُ فِی الدُّنْیَا، فَاِنَّ مَنْزِلَکَ عِنْدَ آخِرِ آیَةٍ تَقْرَؤُھَا. (ترمذی،ابوداؤد،ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ: (قیامت کے دن) صاحب قرآن سے کہا جائے گا: ”پڑھتے جاؤ اور چڑھتے جاؤ اور اسی طرح سنبھال سنبھال کر (قرآن) پڑھو جس طرح دنیا میں سنبھال سنبھال کر پڑھتے تھے اس لئے کہ تمہارا مقام تمہاری تلاوت کی آخری آیت پر ہوگا۔“

نماز

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرِیْرَةَؓ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، اَلْمَلَائِکَةُ یَتَعَاقَبُوْنَ مَلَا ئِکَةٌ بِالَّیْلِ وَمَلَا ئِکَةٌ بِالنَّهَارِ، یَجْتَمِعُوْنَ فِیْ صلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ یَعْرُجُ الَّذِیْنَ بَاتُوْا فِیْکُمْ فَیَسْأَلُهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ فَیَقُوْلُ : کَیْفَ تَرَکْتُمْ عِبَادِیْ؟ فَیَقُوْلُوْنَ : تَرَکْنَاهُمْ یُصَلُّوْنَ وَأَتَیْنَا هُمْ یُصَلُّوْنَ. (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ تمہارے درمیان (اعمال لکھنے والے) فرشتے ایک دوسرے کے بعد آتے رہتے ہیں۔ کچھ فرشتے رات میں اور کچھ دن میں۔ یہ فرشتے نماز فجر اور نماز عصر میں اکٹھا ہوتے ہیں۔ پھر جن فرشتوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری وہ اوپر چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے دریافت کرتا ہے (حالانکہ وہ سب کچھ خوب جانتا ہے) کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں کہ جب انہیں چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کے پاس پہنچے تو تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

نوٹ:۔ ایک روایت کے مطابق عصر کے بعد جو فرشتے اوپر جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے بھی یہی سوال کرتے ہیں۔ (احمد)

نماز کی اہمیت

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلٰوتُهٗ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ، وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ، فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِیْضَتِهٖ شَیْءٌ، قَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ، اُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَیُکَمَّلُ بِهَا مَاانْتُقِصَ مِنَ الْفَرِیْضَةِ . ثُمَّ یَکُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهٖ عَلٰی ذَالِکَ.

(ترمذی،ابو دائود،ابن ماجه،احمد)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صَلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر نماز ٹھیک نکلی تو وہ کامیاب ہوگا اور نجات پا جائے گا۔ اور اگر نماز میں خرابی نکلی تو وہ ناکام ہوا اور گھاٹے میں پڑا۔ فرض کی ادائیگی میں اگر اس سے کوتاہی ہوئی ہوگی تو عزّت و جلال والا رب کہے گا: ''دیکھو کیا میرے بندے کے پاس کچھ نفل نمازیں ہیں؟'' اگر ہیں تو فرض کی کمی ان نفل نمازوں کے ذریعہ پوری کردی جائے گی۔ پھر اس کے تمام کاموں کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوگا۔

(۲) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ یَعْجَبُ رَبُّکَ مِنْ رَاعِیْ غَنَمٍ ،فِیْ رَاسِ شَظِیَّةِ الْجَبَلِ یُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوةِ وَیُصَلِّیْ: فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ هٰذَا، یُؤَذِّنُ وَیُقِیْمُ الصَّلٰوةَ یَخَافُ مِنِّیْ، قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ، وَاَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ. (نسائی)

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ تمہارے رب کو پہاڑ کی چوٹی پر مینڈھے چرانے والا وہ چرواہا بہت بھلا اور اچھا لگتا ہے جو (نماز کے وقت وہاں) اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ عزّ وجل کہتا ہے: "میرے اس بندے کو دیکھو، وہ اذان دیتا ہے اور نماز قائم کرتا ہے، مجھ سے ڈرتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا اور اسے جنّت میں داخل کر دیا۔"

(۳) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالُوْا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ، قَالَ يَامُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰى؟ قُلْتُ نَعَمْ فِي الْكَفَّارَاتِ؟ وَالْكَفَّارَاتُ الْمَكْثُ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَالْمَشْيُ عَلَى الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَاِبْلَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ، وَمَنْ فَعَلَ ذَالِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ، وَقَالَ يَامُحَمَّدُ: اِذَاصَلَّيْتَ فَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ، فَاِذَا اَرَدْتَّ لِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ وَالدَّرَجَاتُ اِفْشَاءُ السَّلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ. (مصابيح، شرح السنته)

حضرت عبدالرحمٰن بن عائشؓ اور ابن عباسؓ اور معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے کہا کہ میں نے اپنے عزّت اور جلال والے رب کو خواب میں بہت ہی اچھی صورت میں دیکھا۔ اس نے فرمایا: "اے محمد کیا تم جانتے ہو کہ ملأ اعلیٰ (اونچے دربار والے فرشتے) کس بات میں جھگڑ رہے ہیں؟" میں نے کہا ہاں گناہ کو دور کرنے والی چیزوں کے بارے میں، اور گناہ کو دور کرنے والی چیزیں یہ ہیں۔ مسجد میں نماز کے بعد ٹھہرے رہنا اور جماعتوں کے لئے پیدل چلنا اور ناگوار حالتوں میں پورا پورا وضو کرنا۔ اور جس نے ایسا کیا وہ بھلائی کے ساتھ جیا اور بھلائی کے ساتھ مرا اور وہ اپنی خطاؤں سے ایسا

پاک ہو جائے گا جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنم دیا۔ اور اللہ نے فرمایا: ''اے محمد جب تم نماز پڑھ لو تو یہ دعا پڑھو۔ ''اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں کہ میں اچھے کام کروں اور برائیوں کو چھوڑ دوں اور محتاجوں سے محبت کروں اور جب تو اپنے بندوں کو فتنے میں ڈالنے کا ارادہ کرے تو مجھے اپنی طرف اٹھا لے اس حالت میں کہ میں فتنے میں نہ پڑا ہوا ہوں۔'' اور اللہ نے فرمایا: ''اور اونچے درجوں کی چیزیں یہ ہیں۔ سلام کو پھیلانا (رواج دینا)، کھانا کھلانا اور رات میں نماز پڑھنا جبکہ لوگ سو رہے ہوں۔''

(۴) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ، مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ، وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ، کُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ، وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ، وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا، وَ رِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ، وَلَئِنْ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ، تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ، یَکْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَهُ مَسَاءَتَهٗ. (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
''جس کسی نے میرے ولی (محبوب) سے دشمنی کی اس کے خلاف میری طرف سے لڑائی کا اعلان ہے۔ میرا بندہ میری قربت کسی دوسرے کام سے جو مجھے پسند ہو اتنی حاصل نہیں کر سکتا جتنی اس عمل سے حاصل کر سکتا ہے جو میں نے اس پر فرض کیا ہے۔ میرا بندہ نفلوں کے ذریعہ میری قربت برابر ڈھونڈتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کا وہ کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی وہ آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا وہ ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اور اس کا وہ پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے مانگے گا تو میں اسے ضرور دوں گا اور اگر وہ میری پناہ میں آنا چاہے گا تو ضرور ہی میں اسے اپنی پناہ میں لے لوں گا۔ اور مجھے کسی کام کے کرنے میں جو مجھے کرنا ہے اتنی ہچکچاہٹ نہیں ہوتی جتنی ہچکچاہٹ

مجھے مومن کی جان قبض کرنے میں ہوتی ہے۔ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور مجھے اسے کوئی تکلیف دینی پسند نہیں۔"

(۵) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ، مَنْ صَلّٰی صَلٰوةً لَمْ یَقْرَأْفِیْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِیَ خِدَاجٌ ثَلَاثًا، غَیْرُ تَمَامٍ، فَقِیْلَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ هُرَیْرَةَ : اِنَّا نَكُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ، فَقَالَ: اِقْرَأْ بِهَا فِیْ نَفْسِكَ، فَاِنِّیْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ یَقُوْلُ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ، وَلِعَبْدِیْ مَاسَأَلَ، فَاِذَاقَالَ الْعَبْدُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ، وَاِذَا قَالَ، اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ، وَاِذَا قَالَ، مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ، قَالَ اللّٰهُ مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ وَقَالَ مَرَّةً، فَوَّضَ اِلَیَّ عَبْدِیْ، فَاِذَا قَالَ، اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ، قَالَ: هٰذَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ ، وَلِعَبْدِیْ مَاسَأَلَ، فَاِذَ اقَالَ، اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ،صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ، غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ، قَالَ هٰذَا لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَاسَأَلَ. (مسلم)

(۵) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ جس نے کوئی نماز پڑھی اور اس میں اُمّ القرآن (سورہ فاتحہ) نہیں پڑھی تو وہ ناقص و ناتمام ہے۔ اسے آپؐ نے تین مرتبہ فرمایا۔ ابو ہریرہؓ سے کہا گیا کہ کبھی ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ اپنے دل میں پڑھ لو۔ کیونکہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: "میں نے نماز (سورہ فاتحہ) کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصّوں میں تقسیم کر دیا ہے اور میرا بندہ جو بھی مانگے وہ اسے ملے گا۔"

جب بندہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ،حمد و ثنا اللہ کے لئے ہے جو سارے عالم کا رب ہے، تو اللہ عزوجلّ کہتا ہے: "میرے بندے نے میری حمد (تعریف)

کی‘‘اور جب وہ کہتا ہے اَلرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ، جومہربان اور رحم کرنیوالا ہے، تو اللہ عز وجلّ کہتا ہے: ’’میرے بندے نے میری ثنا کی‘‘ اور جب وہ کہتا ہے مَالِکِ یَومِ الدّین، اس دن کا مالک ہے جب اعمال کا بدلہ دیا جائے گا، تو اللہ عز وجلّ کہتا ہے: ’’میرے بندے نے میری بڑائی اور بزرگی بیان کی۔‘‘ اور جب وہ کہتا ہے اِیَّاکَ نَعبُدُ وَ اِیَّاکَ نَستَعِینَ، ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں، تو اللہ کہتا ہے: ’’یہ میرے اور میرے بندے کے بیچ مشترک طور سے ہے۔ اور میرے بندے کو وہ چیز ملے گی جو اس نے مانگی۔‘‘ اور جب وہ کہتا ہے اِھدِنَا الصِّرَاطَ الْمُستَقِیمَ، صِرَاطَ الَّذِینَ اَنعَمتَ عَلَیھِمْ، غَیرِ الْمَغضُوبِ عَلَیھِمْ وَلَا الضَّآلِّینَ. ہم کو سیدھا راستہ دکھا ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا جو نہ معتوب ہوئے اور نہ گمراہ ہوئے، تو اللہ کہتا ہے: ’’یہ میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے کو وہ چیز ملے گی جو اس نے مانگی۔‘‘

(٦) عَنْ اَبِی ھُرَیرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ، اِنَّ اللّٰہَ یَقُولُ ابنَ اٰدَمَ، تَفَرَّغ لِعِبَادَتِی، اَملَأ صَدرَکَ غِنًی وَاَسُدُّ فَقرَکَ وَاِنْ لَّا تَفعَل مَلَأتُ یَدَکَ شُغلاً وَلَم اَسُدُّ فَقرَکَ.

(احمد، ابن ماجه)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ’’اے آدم کے بیٹے، تو میری عبادت کے لئے فرصت نکال، تو میں تیرے سینے (دل کو) غنا اور بے نیازی سے بھر دوں گا۔ تیری محتاجی کو روک دوں گا۔ ورنہ تیرے ہاتھوں کو کام کی زیادتی سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کو نہیں روکوں گا۔‘‘

روزہ اور عید

(۱) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ : اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ یَسْتَجِنُّ بِھَا الْعَبْدُ مِنَ النَّارِ وَھُوَلِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ. (احمد)

اللہ کے رسولؐ نے کہا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''روزہ ایک ڈھال ہے۔اس ڈھال سے بندہ دوزخ کی آگ سے بچایا جاتا ہے۔روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔''

(۲) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ، قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی، اَحَبُّ عِبَادِیْ اِلَیَّ اَعْجَلُھُمْ فِطْرًا. (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''بندوں میں سے وہ بندہ مجھے سب سے زیادہ پسند ہے جو روزہ کھولنے میں جلدی کرتا ہے۔''

(۳) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ، یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ، اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ، یَدَعُ شَھْوَتَہٗ وَاَکْلَہٗ وَشُرْبَہٗ مِنْ اَجْلِیْ، وَالصَّوْمُ جُنَّۃٌ ، وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ ، فَرْحَۃٌ حِیْنَ یُفْطِرُ، وَفَرْحَۃٌ حِیْنَ یَلْقٰی رَبَّہٗ، وَلَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ، اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ. (بخاری،مسلم،مالک،ترمذی،نسائی،ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اسکا بدلہ دوں گا۔بندہ اپنی خواہشات کو اور اپنے کھانے پینے کو

میرے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ روزہ ایک ڈھال ہے اور روزے دار کے حصے میں دو خوشیاں ہیں۔ایک خوشی تو اسے اس وقت ملتی ہے، جب وہ روزہ کھولتا ہے اور ایک خوشی اسے اس وقت ہوگی جب وہ اپنے رب سے ملے گا۔روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے یہاں مشک کی خوشبو سے زیادہ بہتر ہے۔"

(۴) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ یُضَاعَفُ حَسَنَةً بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ ،قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اِلَّا الصَّوْمُ فَاِنَّهُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ، یَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ اَجْلِیْ، لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ، فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ ،وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ ،وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ ،والصِّیَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا یَرْفَثْ وَلَا یَصْخَبْ، فَاِنْ سَابَّهُ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهُ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ امْرُءٌ صَائِمٌ. (بخاری ومسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ آدم کے بیٹے کے ہر عمل کا ثواب دس گنے سے سات سو گنا تک بڑھایا جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:"مگر روزہ کی بات اور ہے کیونکہ روزہ میرے ہی لئے ہے اور میں ہی اسکا بدلہ دوں گا۔بندہ اپنی خواہشات اور اپنے کھانے کو میرے لئے چھوڑ دیتا ہے۔روزدار کے لئے دو خوشیاں ہیں،ایک خوشی تو روزہ کھولنے کے وقت ہوتی ہے اور ایک اپنے رب سے ملاقات کرتے وقت ہوگی۔اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کی نگاہ میں مشک کی بو سے زیادہ بہتر ہے۔اور روزہ ڈھال ہے۔اس لئے جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو نہ تو گندی بات زبان پر لائے اور نہ شور مچائے۔اور اگر کوئی اسے گالی دے یا لڑے تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔"

(۵) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ،قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، ثَلٰثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ ، اَلصَّائِمُ حِیْنَ یُفْطِرُ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ

الْـمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَيَفْتَحُ لَهٗ اَبْوَابَ السَّمَاءِ، وَيَقُوْلُ الرَّبُّ، وَعِزَّ تِیْ لَاَ نْصُرَنَّکَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ. **(ترمذی)**

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں جن کی دعا رد نہیں کی جاتی۔ ایک روزے دار جب وہ روزہ کھولے، دوسرا انصاف کرنے والا امام (حاکم) اور تیسرا جس پر ظلم ہوا ہو۔ اس کی دعا کو جس پر ظلم ہوا ہو، اللہ تعالیٰ بادلوں کے اوپر اٹھا لیتا ہے اور آسمان کے دروازے مظلوم کی دعا کے لئے کھول دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کہتا ہے: "مجھے اپنی عزّت کی قسم، میں تیری مدد کروں گا اگرچہ یہ مدد کچھ عرصہ کے بعد ہو۔"

(۶) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا کَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِیْ کَبْکَبَةٍ مِنَ الْمَلَائِکَةِ وَيُصَلُّوْنَ عَلٰی کُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ اَوْقَاعِدٍ يَذْکُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، فَاِذَا کَانَ يَوْمُ عِيْدِهِمْ يَعْنِیْ يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهٰی بِهِمْ مَلَائِکَتَهٗ فَقَالَ يَا مَلَائِکَتِیْ مَاجَزَاءُ اَجِيْرٍ وَفّٰی عَمَلَهٗ، قَالُوْا، رَبَّنَا جَزَاءُهٗ اَنْ يُّوَفّٰی اَجْرُهٗ، قَالَ مَلَائِکَتِیْ، عَبِيْدِیْ وَاِمَائِیْ قَضَوْا فَرِيْضَتِیْ عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا يَعُجُّوْنَ اِلَی الدُّعَاءِ، وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَکَرَمِیْ وَعُلُوِّیْ وَارْتِفَاعِ مَکَانِیْ لَاُجِيْبَنَّهُمْ ، فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ وَبَدَّلْتُ سَيِّئَاتِکُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ فَيَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّهُمْ.

(بیہقی، شعبہ الایمان)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ لیلۃ القدر (رمضان کی ایک مبارک رات) میں حضرت جبرئیلؑ فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ اترتے ہیں۔ اور جو بندے اللہ تعالیٰ کے ذکر میں لگے ہوتے ہیں چاہے وہ کھڑے ہو کر ذکر کر رہے ہوں یا بیٹھ کر، یہ فرشتے ان کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ پھر جب ان کی عید کا دن یعنی افطار کا دن ہوتا ہے تو اللہ ان کے کاموں پر فخر کرتا ہوا فرشتوں سے کہتا ہے: "اے میرے فرشتو، جب کوئی مزدور اپنا کام پورا کر لے تو اس کا بدلہ کیا ہے؟" وہ کہتے ہیں: "اے ہمارے رب، اس مزدور کا بدلہ یہ ہے کہ اسے اُس کی پوری مزدوری دے دی

جائے۔" اللہ کہتا ہے: "میرے فرشتو، میرے غلاموں اور میری لونڈیوں نے میرا فرض جوان پر تھا ادا کر دیا۔ پھر دعا کے الفاظ پکارتے ہوئے نکلے۔ مجھے میری عزّت میرے جلال میرے کرم و فضل اور میری بلندی اور میرے اونچے مرتبہ کی قسم، یقیناً ہی میں ان کی دعا قبول کرونگا۔" پھر وہ کہتا ہے: "لوٹ جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا۔" آپؐ کہتے ہیں کہ وہ اس حال میں لوٹتے ہیں کہ بخشش ہو چکی ہوتی ہے۔

حج

(۱) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ، یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ، اِنَّ عَبْدًا صَحَّحْتُ لَہٗ جِسْمَہٗ وَوَسَّعْتُ عَلَیْہِ فِی الْمَعِیْشَۃِ، تَمْضِیْ عَلَیْہِ خَمْسَۃُ اَعْوَامٍ لَا یَفِدُ اِلَیَّ لَمَحْرُوْمٌ. (ابن حبان،بیهقی)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ عزّت و جلال والا اللہ کہتا ہے: ''میں نے بندے کو جسمانی صحت دی اور اسے روزی میں کشادگی دی، اس پر (اسی حالت میں) پانچ سال گزر گئے اور وہ میری طرف نہیں آیا تو وہ بدنصیب ہے۔''

(۲) عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ، مَامِنْ یَوْمٍ اَکْثَرُ مِنْ اَنْ یُّعْتِقَ اللّٰہُ فِیْہِ عَبْداً مِنَ النَّارِ مِنْ یَّوْمِ عَرَفَۃَ، وَاِنَّہٗ لَیَدْنُوْ، ثُمَّ یُبَاھِیْ بِھِمُ الْمَلٰئِکَۃَ، فَیَقُوْلُ، مَااَرَادَھٰٓؤُلَاءِ. (مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا دن نہیں ہے جس میں اس سے زیادہ لوگ دوزخ سے آزاد کئے جاتے ہوں جتنا 'عرفہ' کے دن آزاد کئے جاتے ہیں۔ اللہ اپنے بندوں سے بہت قریب ہو جاتا ہے۔ اور فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے۔ اور کہتا ہے: ''ان لوگوں کا ارادہ کیا ہے؟''

(۳) عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ عَرَفَۃَ اِنَّ اللّٰہَ یَنْزِلُ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَیُبَاھِی بِھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃَ، فَیَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰی عِبَادِیْ، اَتَوْنِیْ شُعْثًا غُبْرًا ضَآجِّیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ، اُشْھِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْغَفَرْتُ لَھُمْ، فَیَقُوْلُ الْمَلٰئِکَۃُ، یَارَبِّ فُلَانٌ کَانَ یُرَھَّقُ وَفُلَانٌ وَفُلَانَۃٌ ،قَالَ: یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ، قَدْغَفَرْتُ لَھُمْ ،قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ،فَمَا مِنْ یَوْمٍ اَکْثَرُ عَتِیْقًا مِّنَ النَّارِ مِنْ یَوْمِ عَرَفَۃَ.

(شرح السنتہ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ جب 'عرفہ' کا دن ہوتا ہے تو اللہ دنیا کے آسمان (قریبی آسمان) کی طرف نازل ہوتا ہے۔ پھر حاجیوں پر فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے اور کہتا ہے: ''دیکھو، میرے بندوں کی طرف کہ وہ میرے پاس اس حال میں دور دُور سے آئے ہیں کہ ان کے بال بکھرے ہوئے اور دھول سے اَٹے ہیں۔ اور (مجھے) پکار رہے ہیں۔ میں تمہیں اس پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اُن کو بخش دیا۔'' فرشتے کہتے ہیں کہ اے رب، فلاں شخص گنہگار ہے اور فلاں عورت اور مرد بھی۔ اللہ کے رسولؐ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کہتا ہے: ''میں تو انہیں بخش چکا۔'' اللہ کے رسولؐ فرماتے ہیں کہ عرفہ کے سوا کوئی اور دن ایسا نہیں ہے جس میں اس دن سے بڑھکر بڑی تعداد میں لوگ دوزخ سے آزاد کئے جاتے ہوں۔

صدقہ، خیرات

(۱) عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، قَالَ اللّٰهُ: اَنْفِقْ يَا ابْنَ اٰدَمَ، اُنْفِقْ عَلَيْکَ. (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے:
"اے آدم کے بیٹے! (تم اللہ کی راہ میں اپنا مال) خرچ کرو، میں تم پر خرچ کروں گا۔"

(۲) عَنْ اَبِی مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُوْسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَلَمْ يُوْجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَیْءٌ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ، وَكَانَ مُوْسِرًا فَكَانَ يَامُرُ غِلْمَانَهُ اَنْ يَّتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُعْسِرِ، قَالَ، قَالَ اللّٰهُ، نَحْنُ اَحَقُّ بِذَالِکَ مِنْکَ، تَجَاوَزُوْا عَنْهُ (مسلم، بخاری، نسائی)

حضرت ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ تم سے پہلے کے لوگوں میں ایک آدمی ایسا گزرا ہے جس کے پاس کوئی نیک عمل نہ تھا البتہ وہ لوگوں سے لین دین کیا کرتا تھا اور وہ خوشحال تھا۔ وہ اپنے غلاموں سے کہا کرتا تھا کہ تنگ دستوں سے درگزر کیا کرو۔ آپؐ نے کہا کہ اللہ نے فرمایا: "ہمیں تم سے کہیں بڑھ کر درگزر سے کام لینے کا حق ہے (اس نے فرشتوں کو حکم دیا کہ) اس شخص سے درگزر کرو۔"

(۳) عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ، كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَهُ رَجُلَانِ، اَحَدُهُمَا يَشْكُو الْعَيْلَةَ وَالْاٰخَرُ يَشْكُوْ قَطْعَ السَّبِيْلِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَمَّا قَطْعُ السَّبِيْلِ

فَاِنَّهُ لا يَاتِى عَلَيكَ اِلَّا قَلِيلٌ، حَتّٰى تَخرُجَ العِيرُ اِلٰى مَكَّةَ بِغَيرِ خَفِيرٍ وَاَمَّا العَيلَةُ، فَاِنَّ السَّاعَةَ لا تَقُومُ حَتّٰى يَطُوفَ اَحَدُكُم بِصَدَقَتِهِ، لا يَجِدُ مَن يَقبَلُهَا مِنهُ، ثُمَّ لَيَقِفَنَّ اَحَدُكُم بَينَ يَدَىِ اللّٰهِ، لَيسَ بَينَهُ وَبَينَهُ حِجَابٌ وَلا تَرجُمَانٌ يُتَرجِمُ لَهُ، ثُمَّ لَيَقُولَنَّ لَهُ، اَلَم اُوتِكَ مَالاً؟ فَلَيَقُولَنَّ بَلٰى ،ثُمَّ لَيَقُولَنَّ، اَلَم اُرسِل اِلَيكَ رَسُولًا ؟ فَلَيَقُولَنَّ بَلٰى، فَيَنظُرُ عَن يَمِينِهِ، فَلا يَرٰى اِلَّا النَّارَ، ثُمَّ يَنظُرُ عَن شِمَالِهِ فَلا يَرٰى اِلَّا النَّارَ، فَلْيَتَّقِيَنَّ اَحَدُكُمُ النَّارَ وَلَو بِشِقِّ تَمرَةٍ فَاِن لَم يَجِد فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ. (بخاری)

حضرت عدی بن حاتمؓ کہتے ہیں کہ میں اللہ کے رسولؐ کے پاس تھا۔ دو آدمی آئے ان میں سے ایک تنگ دستی اور محتاجی کی شکایت کر رہا تھا۔ اور دوسرا راستوں میں ڈاکہ زنی کی شکایت کر رہا تھا۔ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ جہاں تک راستوں کی ڈاکہ زنی کا معاملہ ہے، تو یہ تمہارے لئے بس تھوڑے دنوں کی بات ہے یہاں تک کہ ایک دن آئے گا کہ قافلہ بنا کسی نگہبان کے مکہ تک سفر کرے گا۔ اور رہی بات تنگ دستی کی، تو قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ تم میں سے ایک شخص اپنا صدقہ لئے پھرے گا اور کوئی اس کا صدقہ قبول کرنے والا اسے نہ ملے گا۔ پھر تم میں کا ایک شخص (قیامت کے دن) اللہ کے سامنے اس طرح کھڑا ہوگا کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہ ہوگا۔ اور نہ کوئی ترجمان ہوگا جو اس کی ترجمانی کرے۔ پھر اللہ اس سے کہے گا: ''کیا میں نے تمہیں مال (دھن، دولت) نہیں دیا تھا؟'' وہ کہے گا: ''کیوں نہیں، دیا تو تھا۔'' پھر اللہ اس سے کہے گا: ''کیا میں نے تمہارے پاس رسول نہیں بھیجا تھا؟'' وہ کہے گا: ''کیوں نہیں ، بھیجا تو تھا۔'' پھر وہ اپنی داہنی طرف دیکھے گا تو آگ کے سوا اسے کچھ دکھائی نہیں دیگا۔ پھر وہ اپنی بائیں طرف دیکھے گا تو آگ ہی آگ اسے دکھائی دے گی۔ اس لئے تم میں سے ہر ایک آگ سے بچنے کی کوشش کرے۔ چاہے کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعہ ہی سہی۔ اگر یہ بھی اسے نہ حاصل ہو تو کوئی اچھی بات کہہ کر ہی۔

جہاد

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ: اَیُّمَا عَبْدٌ مِنْ عِبَادِیْ یَخْرُجُ مُجَاھِدًا فِیْ سَبِیْلِیْ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِیْ ضَمِنْتُ لَہٗ اَنْ اُرْجِعَہٗ اِنْ رَجَّعْتُہٗ بِمَا اَصَابَ مِنْ اَجْرٍ وَغَنِیْمَۃٍ، وَاِنْ قَبَضْتُہٗ اَنْ اَغْفِرَلَہٗ وَاَرْحَمَہٗ وَاُدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ. (نسائی)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''میرے بندوں میں سے جو بندہ اللہ کی راہ میں جہاد کے مقصد سے نکلتا ہے، میں اس کے لئے دو باتوں کی ضمانت لیتا ہوں۔ اگر اس کو واپس لاؤں گا تو اس کو ثواب یا غنیمت کے مال کے ساتھ واپس لاؤں گا اور اگر اسے قبض کرلوں گا (یعنی موت دے دوں گا) تو اسے بخش دوں گا اور اس پر رحم کروں گا۔ اور اسے جنت میں داخل کروں گا۔''

(۲) عَنْ اَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، یُؤْتٰی بِالرَّجُلِ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ، فَیَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ یَا ابْنَ اٰدَمَ، کَیْفَ وَجَدْتَ مَنْزِلَکَ ؟ فَیَقُوْلُ، اَیْ رَبِّ، خَیْرَ مَنْزِلٍ فَیَقُوْلُ سَلْ وَتَمَنَّ، فَیَقُوْلُ اَسْأَلُکَ اَنْ تَرُدَّنِیْ اِلَی الدُّنْیَا، فَاُقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِکَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَایَرٰی مِنْ فَضْلِ الشَّھَادَۃِ. (نسائی)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ ایک شخص جنّت والوں میں سے لایا جائے گا۔ اللہ عزوجل اس سے کہے گا: ''اے آدم کے بیٹے، تم نے اپنا ٹھکانہ کیسا پایا؟'' وہ کہے گا کہ اے رب، بہت ہی اچھا ٹھکانہ۔ اللہ کہے گا: ''مانگو اور اپنی خواہش ظاہر کرو۔'' وہ کہے گا کہ میری مانگ یہ ہے کہ مجھے دنیا میں لوٹا دیا جائے کہ میں تیری

راہ میں دس بار قتل کیا جاؤں۔ یہ بات وہ شہید ہونے کی فضیلت اور بڑائی دیکھ کر کہے گا۔

(۳) عَنْ مَسْرُوْقٍ، قَالَ، سَأَلْنَاأوسَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ، عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: "وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ" قَالَ، اَرْوَاحُهُمْ فِيْ جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ، لَهَا قَنَادِيْلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَائَتْ، ثُمَّ تَاوِىْ اِلٰى تِلْكَ الْقَنَادِيْلِ، فَاطَّلَعَ اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ اِطِّلَاعَةً، فَقَالَ: هَلْ تَشْتَهُوْنَ شَيْئًا قَالُوْا، اَىَّ شَىْءٍ نَشْتَهِىْ، وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا؟ فَفَعَلَ ذَالِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا رَاَوْاانَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوْا مِنْ اَنْ يُّسْأَلُوْا، قَالُوْا، يَارَبِّ، نُرِيْدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَافِىْ اَجْسَادِنَاحَتّٰى نُقْتَلَ فِىْ سَبِيْلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى، فَلَمَّا رَأٰى اَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوْا. (مسلم)

حضرت مسروقؒ کہتے ہیں کہ ہم نے یا میں نے عبداللہ ابن مسعودؓ سے اس آیت "جولوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزی پاتے ہیں" کا مطلب پوچھا۔ انہوں نے کہا ہم نے اس کا مطلب (اللہ کے رسولؐ) سے پوچھا تھا، تو آپؐ نے کہا کہ شہیدوں کی روحیں ہرے رنگ کی چڑیوں میں رہتی ہیں۔ ان کے لئے عرش سے لٹکی ہوئی قندیلیں ہیں۔ یہ روحیں جنّت میں جہاں چاہتی ہیں سیر کرتی پھرتی ہیں، پھر ان قندیلوں میں واپس آ کر ٹھہرتی ہیں۔ ان کا رب ان کی طرف رخ کر کے کہتا ہے: "تم کس چیز کی خواہش رکھتے ہو؟" وہ شہید کہتے ہیں کہ ہم کس چیز کی خواہش ظاہر کریں، جبکہ ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں جاتے ہیں۔ اللہ ان سے تین بار اس طرح کا سوال کرتا ہے۔ جب وہ یہ دیکھتے ہیں کہ ان سے سوال کا سلسلہ جاری ہے، تو وہ کہتے ہیں اے رب، ہم چاہتے ہیں کہ ہماری روحوں کو ہمارے بدن میں پھر لوٹا دیا جائے تا کہ ہم تیری راہ میں دوبارہ قتل کئے جائیں۔ پھر جب اللہ دیکھتا ہے کہ ان کو کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے، تو انہیں چھوڑ دیتا ہے۔

(۴) عَنۡ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ مَسۡعُوۡدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ ، قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ، عَجِبَ رَبُّنَا مِنۡ رَجُلَیۡنِ، رَجُلٌ ثَارَ عَنۡ وِطَائِهٖ وَلِحَافِهٖ مِنۡ بَیۡنِ حِبِّهٖ وَاَهۡلِهٖ اِلٰی صَلٰوتِهٖ، فَیَقُوۡلُ اللّٰهُ لِمَلَائِکَتِهٖ، اُنۡظُرُوۡا اِلٰی عَبۡدِیۡ ثَارَعَنۡ فِرَاشِهٖ وَوِطَائِهٖ مِنۡ بَیۡنِ حِبِّهٖ وَاَهۡلِهٖ اِلٰی صَلٰوتِهٖ رَغۡبَةً فِیۡمَا عِنۡدِیۡ وَشَفَقًا مِمَّا عِنۡدِیۡ، وَرَجُلٌ غَزَافِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ فَانۡهَزَمَ مَعَ اَصۡحَابِهٖ، فَعَلِمَ مَا عَلَیۡهِ فِیۡ الۡاِنۡهِزَامِ وَمَالَهٗ فِیۡ الرُّجُوۡعِ، فَرَجَعَ حَتّٰی هُرِیۡقَ دَمُهٗ فَیَقُوۡلُ اللّٰهُ لِمَلَائِکَتِهٖ، اُنۡظُرُوۡا اِلٰی عَبۡدِیۡ، رَجَعَ رَغۡبَةً فِیۡمَا عِنۡدِیۡ وَشَفَقًا مِمَّا عِنۡدِیۡ حَتّٰی هُرِیۡقَ دَمُهٗ. (شرح السنته)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ ہمارا رب دو آدمیوں سے بہت خوش ہوتا ہے۔ایک تو وہ آدمی جو اپنے نرم بستر اور لحاف سے اور اپنی پیاری بیوی کے پاس سے نماز کے لئے اٹھا۔اللہ اپنے فرشتوں سے کہتا ہے:”میرے بندے کو دیکھو، جو میرے پاس کی چیزوں (جنت اور ثواب) کے شوق میں اور میرے پاس کی چیزوں (دوزخ اور عذاب) کے ڈر سے اپنے فرش اور نرم بستر اور اپنی پیاری بیوی کو چھوڑ کر اپنی نماز ادا کرنے کے لئے اٹھا ہے۔“

اور دوسرا آدمی وہ جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ دشمن کے مقابلہ سے بھاگ کھڑا ہوا۔پھر اس نے محسوس کیا کہ بھاگنے میں کتنا گناہ اور لوٹ کر لڑنے میں کتنا ثواب ہے،تو وہ لوٹ پڑا اور دشمن سے لڑا یہاں تک کہ وہ شہید ہو گیا۔یہ دیکھ کر اللہ اپنے فرشتوں سے کہتا ہے:”میرے بندے کو دیکھو، جو میرے پاس کی چیزوں (جنّت اور ثواب) کے شوق میں اور میرے پاس کی چیزوں (دوزخ اور عذاب) کے ڈر سے (لڑائی کے میدان میں) لوٹ آیا یہاں تک کہ اپنی جان دے دی۔“

آپؐ کے صحابہؓ

(۱) عَنْ بُرَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی، اَمَرَنِیْ بِحُبِّ اَرْبَعَةٍ، وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ یُحِبُّهُمْ، قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، سَمِّهِمْ لَنَا ، قَالَ عَلِیٌّ مِنْهُمْ ، یَقُوْلُ ذَالِکَ ثَلٰثًا وَاَبُوْ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ، اَمَرَنِیْ بِحُبِّهِمْ وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ یُحِبُّهُمْ. (ترمذی)

حضرت بُرَیدہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے چار آدمیوں سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے اور کہا ہے کہ وہ بھی ان چاروں سے محبت کرتا ہے۔ کسی نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ان کا نام بتا دیجیے۔ آپؐ نے کہا کہ ان چاروں میں ایک علیؓ ہیں۔ آپ نے تین بار حضرت علیؓ کا نام لیا۔ پھر کہا ابو ذرؓ، مقدادؓ اور سلمانؓ۔ اللہ نے مجھ کو ان سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے اور مجھ کو خبر دی ہے کہ اس کو بھی یہ پسند ہیں۔

امت مسلمہ کی عظمت

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّمَا اَجَلُکُمْ فِی اَجَلِ مَنْ خَلاَ مِنَ الْاُمَمِ مَابَیْنَ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ، وَاِنَّمَا مَثَلُکُمْ وَمَثَلُ الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی کَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالاً فَقَالَ: مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ اِلٰی نِصْفِ النَّھَارِ عَلٰی قِیْرَاطٍ ؟ فَعَمِلَتِ الْیَھُوْدُ اِلٰی نِصْفِ النَّھَارِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ یَعْمَلُ لِیْ نِصْفَ النَّھَارِ اِلٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ؟ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰی مِنْ نِصْفِ النَّھَارِ اِلٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیراطٍ، ثُمَّ قَالَ مَنْ یَعْمَلُ لِیْ مِنْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الشّمْسِ عَلٰی قِیْرَاطَیْنِ قِیْرَاطَیْنِ؟ اَ لاَ فَاَنْتُمُ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ، اَلاَ لَکُمُ الْاَ جْرُ مَرَّ تَیْنِ، فَغَضِبَتِ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی، فَقَالُوْا، نَحْنُ اَکْثَرُ عَمَلاً وَاَقَلُّ عَطَاءً، قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: فَھَلْ ظَلَمْتُکُمْ مِنْ حَقِّکُمْ شَیْئًا؟قَالُوا،لا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: فَاِنَّہٗ فَضْلِیْ اُعْطِیْہُ مَنْ شِئْتُ. (بخاری)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ تمہاری مدّتِ زندگی پچھلی امتوں کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے نماز عصر کے وقت سے غروب آفتاب تک کا وقت ہوتا ہے۔اور یہودیوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں تمہاری مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کچھ مزدوروں کو کام پر لگایا اور کہا کہ کون دوپہر تک ایک ایک قیراط پر کام کرے گا؟ چنانچہ یہودیوں نے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر کام کیا۔ پھر اس نے کہا کون ہے جو عصر کے وقت

تک ایک ایک قیراط پر کام کرے گا؟ پس عیسائیوں نے دوپہر سے لے کر عصر کے وقت تک کام کیا۔ پھر اس نے کہا کہ کون ہے جو عصر سے سورج غروب ہونے تک دو دو قیراط کے بدلہ میں میرا کام کام کرے گا؟ جان لو کہ یہ تم (مسلم لوگ) ہو۔ جنہوں نے نماز عصر سے غروب آفتاب تک کام کیا۔ سن لو، تمہارے لئے دوہرا بدلہ ہے۔ اس پر یہودی اور عیسائی بگڑ گئے اور کہا کہ ہمارا کام زیادہ ہے اور مزدوری کم ہے۔ اللہ نے کہا: ''کیا میں نے تمہارے ساتھ کوئی بے انصافی کی ہے کہ تمہارے حق میں کوئی کمی کی ہو'' انہوں نے کہا کہ نہیں۔ اللہ نے کہا پھر یہ تو میرا فضل ہے جسے چاہوں عطا کروں۔''

(۲) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی کَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا یَعْمَلُوْنَ لَهٗ عَمَلاً اِلَی اللَّیْلِ عَلٰی اَجْرٍ مَعْلُوْمٍ فَعَمِلُوْا لَهٗ اِلٰی نِصْفِ النَّهَارِ، فَقَالُوْا لَا حَاجَةَ لَنَا اِلٰی اَجْرِکَ الَّذِیْ شَرَطْتَ لَنَا وَمَاعَمِلْنَا بَاطِلٌ. فَقَالَ: لَا تَفْعَلُوْا اَکْمِلُوْا بَقِیَّةَ عَمَلِکُمْ وَخُذُوْا اَجْرَکُمْ کَامِلًا فَاَبَوْا وَتَرَکُوْا وَاسْتَاجَرَ آخَرِیْنَ بَعْدَهُمْ فَقَالَ اَکْمِلُوْا بَقِیَّةَ یَوْمِکُمْ هٰذَا وَلَکُمُ الَّذِیْ شَرَطْتُ لَهُمْ مِنَ الْاَجْرِ فَعَمِلُوْا حَتّٰی اِذَا کَانَ حِیْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَالُوْا لَکَ مَاعَمِلْنَا بَاطِلٌ وَلَکَ الْاَجْرُ الَّذِیْ جَعَلْتَ لَنَا فِیْهِ، فَقَالَ اَکْمِلُوْا بَقِیَّةَ عَمَلِکُمْ فَاِنَّمَا بَقِیَ مِنَ النَّهَارِ شَیْءٌ یَسِیْرٌ فَاَبَوْا ، فَاسْتَاجَرَ قَوْمًا یَعْمَلُوْنَ بَقِیَّةَ یَوْمِهِمْ فَعَمِلُوْا فَاسْتَکْمَلُوْا اَجْرًا لِفَرِیْقَیْنِ کُلِّهَا فَذَالِکَ مَثَلُهُمْ مَاقَبِلُوْا مِنْ هٰذَا النُّوْرِ.

(بخاری)

حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ مسلمانوں، یہودیوں اور عیسائیوں کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک شخص نے ایک قوم کو مقرر مزدوری پر رات تک کے لئے کام پر لگایا۔ اس قوم کے لوگوں نے دوپہر تک اس کا کام کیا۔ پھر کہنے لگے ہمیں تمہاری مزدوری کی ضرورت نہیں جو تم نے ہمارے لئے مقرر کی تھی۔ اور ہم نے جو کچھ کام کیا اکارت ہوا۔ اس نے کہا: ''ایسا نہ کرو، اپنا باقی کام پورا کرلو اور اپنی پوری مزدوری لے لو۔'' انہوں نے انکار کیا اور کام

چھوڑ کر چلے گئے۔ان کے بعد اس نے دوسرے لوگوں کو مزدوری پر لگایا اور کہا کہ تم باقی دن پورا کام کردو، جو مزدوری میں نے ان کے لئے مقرر کی تھی وہ تمہیں ملے گی۔انہوں نے کام کیا، یہاں تک کہ جب عصر کی نماز کا وقت ہوا تو بولے کہ ہم نے تمہارا جو کام کیا، وہ اکارت ہوا اور تم نے جو مزدوری ہمارے لئے مقرر کی تھی وہ بھی ہم نے چھوڑ دی۔اس نے کہا: ''تم اپنا باقی کام پورا کردو، بس اب تو بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے۔'' انہوں نے انکار کیا۔پھر اس نے دوسرے لوگوں کو مزدوری پر لگایا جو باقی دن کام کریں۔انہوں نے کام کیا اور دونوں گروہوں کی پوری مزدوری بھی لے لی۔یہ ہے مثال اس روشنی کی جسے انہوں نے قبول کیا۔

بھلائی کا حکم دینا

(ا) عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، اَوْحَی اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰی جِبْرَئِیْلَ، اَنِ اقْلِبْ مَدِیْنَةً كَذَا وَكَذَا بِاَهْلِهَا، فَقَالَ یَا رَبِّ ، اِنَّ فِیْهِمْ عَبْدَكَ فُلَانًا لَمْ یَعْصِكَ طَرْفَةَ عَیْنٍ ، قَالَ ، فَقَالَ اقْلِبْهَا عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ، فَاِنَّ وَجْهَهٗ لَمْ یَتَغَیَّرْ فِیَّ سَاعَةً قَطُّ.

(بیهقی،فی شعب الایمان)

(ا) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جبرئیلؑ کو وحی کی: ''ایسے ایسے شہر کو اس کے رہنے والوں سمیت الٹ دو۔'' جبرئیلؑ نے کہا کہ اے میرے رب، ان لوگوں میں تیرا فلاں بندہ بھی ہے۔ جس نے ایک لمحہ کے لئے بھی تیری نافرمانی نہیں کی۔ نبیؐ فرماتے ہیں کہ اس پر اللہ نے فرمایا: ''اُس شہر کو اس شخص پر اور اُن رہنے والوں پر الٹ دو کیونکہ اس شخص کا چہرہ میری وجہ سے ایک گھڑی کے لئے بھی نہ بدلا۔ (لوگوں کی برائیاں دیکھ کر) اُسے ذرا بھی فکر نہ ہوئی اور نہ اسے غصہ آیا۔''

اپنی جان کا حق

(۱) عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهٖ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَاَخَذَ سِكِّيْنًا، فَحَزَّ بِهَا يَدَهٗ، فَمَارَ قَى الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى، بَادَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهٖ، حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ. (بخاری)

حضرت جُنْدُب بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا تم سے پہلے کے لوگوں میں ایک شخص تھا وہ بڑی تکلیف میں تھا۔ اس نے تکلیف میں بے صبری دکھائی اور چھری لی اور اس سے اپنے ہاتھ کو کاٹا۔ خون رکا نہیں یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''میرے بندے نے اپنی جان کے معاملہ میں جلدی کی، میں نے اس پر جنت حرام کردی۔ (وہ جنت میں داخل نہیں ہوسکتا)''

لوگوں کے ساتھ

(۱)عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، ثَلٰثَةٌ لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ، رَجُلٌ حَلَفَ عَلٰی سِلْعَةٍ، لَقَدْ اُعْطِیَ بِهَا اَکْثَرَ مِمَّا اُعْطِیَ وَهُوَ کَاذِبٌ، وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ کَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِیَقْتَطِعَ بِهَامَالَ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ، وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ، فَیَقُوْلُ اللّٰهُ الْیَوْمَ اَمْنَعُکَ فَضْلِیْ کَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَاءٍ مَالَمْ تَعْمَلْ یَدَاکَ.

(بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ تین آدمی ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ تو بات کرے گا اور نہ ان کی طرف رحمت کی نظر کرے گا۔ایک وہ شخص جس نے خریدار سے کسی مال پر جھوٹی قسم کھا کر کہا کہ مجھے اس مال کا اس قیمت سے زیادہ مل رہا تھا جو اس وقت لگائی گئی۔دوسرا وہ شخص جو عصر کی نماز کے بعد جھوٹی قسم اس لئے کھاتا ہے کہ اس سے کسی مسلمان کا مال مار لے۔اور تیسرا وہ شخص جس نے ضرورت سے بڑھ کر پانی کو روک لیا۔اللہ تعالیٰ کہے گا: ''جس طرح تم نے اس ضرورت سے بڑھ کر پانی کو روکا جس میں تیری محنت کو کوئی دخل نہ تھا، اسی طرح میں نے آج اپنے فضل (مہربانی) کو تجھ سے روک لیا۔''

(۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ،قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ،قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی، ثَلٰثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، رَجُلٌ اَعْطٰی بِیْ ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا اَوَاَکَلَ ثَمَنَهٗ، وَرَجُلٌ اِسْتَاجَرَ اَجِیْرًا فَاسْتَوْفٰی مِنْهُ وَلَمْ یُعْطِهٖ اَجْرَهٗ.

(بخاری،ابن ماجہ،احمد)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''تین آدمی ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن میں جھگڑوں گا۔ ایک وہ شخص جس نے میری قسم کھا کر وعدہ کیا پھر اسے توڑ دیا۔ دوسرا وہ شخص جو کسی آزاد آدمی کو بیچ کر اس کی قیمت کھا گیا اور تیسرا وہ شخص جس نے ایک مزدور کو مزدوری پر لگایا اور اس سے پورا پورا کام لیا لیکن اس کی مزدوری اس کو نہیں دی۔''

(۳) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: یَقُوْلُ، قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَنَا اللّٰہُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَھَا مِنْ اِسْمِیْ، فَمَنْ وَصَلَھَا وَصَلْتُہٗ، وَمَنْ قَطَعَھَا بَتَّتُّہٗ

(ابو دائود)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسولؐ کو یہ کہتے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میں اللہ ہوں اور میں رحمٰن ہوں۔ میں نے رشتہ ناطے کو پیدا کیا اور اپنے نام سے اس کا نام نکالا۔ اس لئے جس کسی نے اسے جوڑا، میں اسے جوڑوں گا اور جس نے اسے توڑا، میں اسے منتشر کر دوں گا۔''

(۴) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، اِنَّ رَجُلًا لَمْ یَعْمَلْ خَیْرًا قَطُّ، وَکَانَ یُدَایِنُ النَّاسَ، فَیَقُوْلُ لِرَسُوْلِہٖ، خُذْ مَاتَیَسَّرَ وَاتْرُکْ مَاتَعُسِّرَ وَتَجَاوَزْلَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یَّتَجَاوَزَ عَنَّا، فَلَمَّا ھَلَکَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی، ھَلْ عَمِلْتَ خَیْرًا قَطُّ؟ قَالَ لَا، اِلَّا اَنَّہٗ کَانَ لِیْ غُلَامٌ، وَکُنْتُ اُدَایِنُ النَّاسَ، فَاِذَا بَعَثْتُہٗ یَتَقَاضٰی قُلْتُ لَہٗ، خُذْ مَاتَیَسَّرَ وَاتْرُکْ مَاتُعُسِّرَ وَتَجَاوَزْ لَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یَتَجَا وَزَعَنَّا، قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی، قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْکَ.

(نسائی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ ایک شخص نے کبھی کوئی اچھا کام نہیں کیا تھا، البتہ وہ لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ جب وہ اپنے آدمی کو تقاضے کے لئے بھیجتا، تو کہتا تھا کہ جو آسانی سے وصول ہو جائے وہ لے لینا اور جس کو وصولی میں مشکل پیش آئے اسے چھوڑ دینا اور درگزر سے کام لینا، شاید اللہ تعالیٰ ہم سے بھی درگزر کرے۔ جب اس شخص کا انتقال ہوا تو اللہ تعالیٰ نے کہا: ''کیا تو نے کوئی نیک عمل کیا ہے؟'' اس نے کہا نہیں، البتہ ایک لڑکا میرا ملازم تھا، میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور جب اسے تقاضے کے لئے بھیجتا تو اس سے کہہ دیا کرتا تھا کہ جو آسانی سے وصول ہو جائے وہ لے لینا اور جس کی وصولی میں مشکل پیش آئے اسے چھوڑ دینا۔ اور (تنگ دست کے معاملہ میں) درگزر سے کام لینا، شاید اللہ تعالیٰ ہم سے بھی درگزر کرے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''میں نے تجھ سے درگزر کیا۔''

بیمار پرسی کی اہمیت

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَاابْنَ اٰدَمَ، مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِیْ، قَالَ وَکَیْفَ اَعُوْدُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ ؟ قَالَ أَمَاعَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِیْ فُلاَنًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْہُ، أَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ عُدْتَہٗ لَوَجَدْتَنِیْ عِنْدَہٗ، یَا ابْنَ اٰدَمَ اِسْتَطْعَمْتُکَ فَلَمْ تُطْعِمْنِیْ، قَالَ: یَارَبِّ وَکَیْفَ اُطْعِمُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ ؟ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّہٗ اسْتَطْعَمَکَ عَبْدِیْ فُلاَنٌ، فَلَمْ تُطْعِمْہُ ؟ اَمَا عَلِمْتَ أَنَّکَ لَوْ اَطْعَمْتَہٗ لَوَجَدْتَ ذَالِکَ عِنْدِیْ، یَاابْنَ اٰدَمَ، اِسْتَسْقَیْتُکَ فَلَمْ تَسْقِنِیْ قَالَ : یَارَبِّ کَیْفَ اَسْقِیْکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ ؟ قَالَ اِسْتَسْقَاکَ عَبْدِیْ فُلاَنٌ فَلَمْ تَسْقِہٖ ، اَمَا اِنَّکَ لَوْسَقَیْتَہٗ لَوَجَدْتَ ذَالِکَ عِنْدِیْ. (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کسی بندے سے کہے گا: ''اے آدم کے بیٹے، میں بیمار ہوا تو تم نے میری عیادت نہیں کی۔'' وہ بندہ کہے گا: ''اے رب، میں تیری مزاج پرسی کیسے کرتا تُو تو سارے جہانوں کا رب ہے؟'' وہ کہے گا: ''کیا تو نہیں جانتا تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے۔ تو نے اس کی عیادت نہیں کی؟ کیا تو نہیں جانتا تھا کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو ضرور ہی تو مجھے اس کے پاس پاتا؟ اے آدم کے بیٹے، میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا لیکن تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔'' بندہ کہے گا: ''اے رب، میں تجھے کھانا کیسے کھلاتا؟ تُو تو رب العالمین ہے۔'' وہ کہے گا: ''کیا تجھے نہیں معلوم کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا طلب کیا لیکن تُو نے

اسے کھانا نہیں کھلایا۔ کیا تو نے یہ بات نہ جانی کہ اگر تُو نے اسے کھلایا ہوتا تو اس (کے ثواب) کو میرے پاس پاتا۔ اے آدم کے بیٹے، میں نے تجھ سے پانی مانگا لیکن تو نے مجھے پانی نہ پلایا۔" بندہ کہے گا: "اے رب، میں تجھے کیسے پانی پلاتا؟ تُو تو رب العالمین ہے۔" وہ کہے گا: "میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا لیکن تو نے اسے نہ پلایا۔ اگر تو اسے پانی پلاتا تو اس (کے ثواب) کو میرے پاس پاتا۔"

(۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْه قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَادَ مَرِیْضًا فَقَالَ اَبْشِرْ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ هِیَ نَارِیْ اُسَلِّطُهَا عَلٰی عَبْدِیْ الْمُؤْمِنِ فِی الدُّنْیَا لِتَکُوْنَ حَظَّهُ مِنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ .

(احمد، ابن ماجه، بیهقی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ ایک بیمار کی عیادت کے لئے گئے (جو کہ بخار میں مبتلا تھا) آپؐ نے کہا تجھے خوشخبری ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "یہ بخار میری آگ ہے۔ میں اپنے مومن بندے پر دنیا میں اس کو ڈال دیتا ہوں تا کہ دوزخ کی آگ کا بدلہ ہو جائے اور قیامت میں اس کو آگ کی تکلیف نہ ہو۔"

شعور وسلیقہ

(۱) عَنْ مَعَاذِبْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجَبَتْ مَحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّیْنَ فِیَّ وَالْمُتَجَالِسِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَزَاوِرِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَبَاذِلِیْنَ فِیَّ . (موطأ)

حضرت مُعاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہوگئی جو میری راہ میں باہم ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ اور جو میری راہ میں باہم ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھتے ہیں، اور میری راہ میں باہم ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور میری راہ میں ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔''

(۲) عَنْ شَدَّادِبْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ ، فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوْا الْقِتْلَةَ، وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاحْسِنُوا الذَّبْحَةَ، وَلْیُحِدَّ اَحَدُکُمْ شَفْرَتَہٗ، وَلْیُرِحْ ذَبِیْحَتَہٗ. (مسلم)

حضرت شدّاد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ احسان کرنے اور بھلائی کرنے کو ضروری ٹھہرایا ہے (یہاں تک) کہ جب تمہیں کسی کو قتل کی سزا بھی دینی ہو تو احسان کے ساتھ (بھلے طریقہ سے) قتل کرو اور جب (جانور کو) ذبح کرو تو اچھے طریقہ سے ذبح کرو اور تم میں سے ہر شخص کو چاہئے کہ (ذبح کرتے وقت) چھری کو تیز کرلے اور جانور کو آرام دے۔

(۳) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فِیْمَا یَرْوِیْهِ عَنْ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّهٗ یَقُوْلُ، اَلنَّظْرَةُ سَهْمٌ مَسْمُوْمٌ مِنْ سِهَامِ اِبْلِیْسَ، مَنْ تَرَکَهَا مِنْ مَخَافَتِیْ أَبْدَ لْتُهٗ اِیْمَا نًا یَجِدُ حَلَاوَتَهٗ فِیْ قَلْبِهٖ. (الحاکم)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''نگاہ ابلیس (شیطان) کے تیروں میں سے ایک زہریلا تیر ہے۔ جس نے میرے ڈر سے اسے (چلانا) ترک کر دیا۔ (یعنی کسی پرائی عورت پر نگاہ نہیں ڈالی) تو میں اس کے ایمان میں ایسی خوبیاں پیدا کر دوں گا جس کی لذت اور مٹھاس وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔''

مصیبت میں صبر کی اہمیت

(۱) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ ، قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ :قَالَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اِبْتَلَیْتُ عَبْدِیْ بِحَبِیْبَتَیْہِ ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُہٗ عَنْھُمَا الْجَنَّۃَ یُرِیْدُ عَیْنَیْہِ. (بخاری)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صَلَّی اللہ علیہ وَسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”میں اپنے بندے کی دو محبوب چیزیں لے کر اسے آزمائش میں ڈالتا ہوں پھر وہ صبر سے کام لیتا ہے تو میں ان کے بدلے میں اسے جنت دیتا ہوں، مراد اس کی دونوں آنکھوں سے ہے۔“

(۲) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَ شْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، اِذَامَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِمَلَا ئِکَتِہٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِیْ، فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ، فَیَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَۃَ فُؤَادِہٖ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ، فَیَقُوْلُ مَاذَ ا قَالَ عَبْدِیْ ؟ فَیَقُوْلُوْنَ حَمِدَ وَاسْتَرْجَعَ، فَیَقُوْلُ اللّٰہُ، اِبْنُوْا لِعَبْدِیْ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ وَسَمُّوْہُ بَیْتَ الْحَمْدِ. (احمد،ترمذی)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جب کسی بندے کا بیٹا مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتا ہے: ”تم نے میرے بندے کے بچے کی روح نکالی؟“ فرشتے اس کا جواب ہاں میں دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے: ”تم نے اس کے دل کا پھل توڑلیا؟“ فرشتے پھر اس کا جواب ہاں میں دیتے ہیں۔ وہ کہتا ہے: ”اس پر میرے بندے نے کیا کہا؟“ فرشتے کہتے ہیں کہ تیرے بندے نے تیری تعریف کی، الحمد

اور اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے: ''میرے اس بندے کے لئے جنت میں گھر بناؤ اور اسکا نام بیت الحمد رکھو۔''

(۳) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی: مَالِعَبْدِی الْمُؤْمِنِ عِنْدِی جَزَاءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِیَّہٗ مِنْ اَھْلِ الدُّنْیَا ثُمَّ احْتَسَبَہٗ اِلَّا الْجَنَّةَ ۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے: ''میرے اس بندے کے لئے میرے پاس جنّت سے کم کوئی بدلہ نہیں ہے کہ میں دنیا والوں میں سے اس کے جگری دوست کو اٹھالوں اور وہ اس پر میرے لئے صبر کرے۔''

(۴) عَنْ شَدَّادِبْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَالصَّنَا بِحِیِّ اَنَّھُمَا دَخَلَا عَلٰی مَرِیْضٍ یَعُوْدَانِہٖ فَقَالَا لَہٗ کَیْفَ اَصْبَحْتَ قَالَ اَصْبَحْتُ بِنِعْمَةٍ، قَالَ شَدَّادٌ اَبْشِرْ بِکَفَّارَاتِ السَّیِّئَاتِ وَحَطِّ الْخَطَایَا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ، اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ ، اِذَا ابْتَلَیْتُ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِیْ مُؤْمِنًا فَحَمِدَنِیْ عَلٰی مَا ابْتَلَیْتُ ، فَاِنَّہٗ یَقُوْمُ مِنْ مَضْجَعِہٖ ذَالِکَ کَیَوْمِ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ مِنَ الْخَطَایَا وَیَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ، اَنَا قَیَّدْتُ عَبْدِیْ وَابْتَلَیْتُہٗ ، فَاَجْرُوْالَہٗ مَاکُنْتُمْ تُجْرُوْنَ لَہٗ وَھُوَ صَحِیْحٌ ۔ (احمد)

حضرت شدّادبن اَوسؓ اور صنابحی سے روایت ہے کہ وہ دونوں ایک بیمار کی عیادت کے لئے گئے اور اس سے کہا کیا حال ہے؟ بیمار نے کہا شکر ہے۔ حضرت شدادؓ نے کہا، گناہوں کا کفارہ بن جانے والی اور برائیوں کو ختم کردینے والی چیزوں کی بشارت ہو۔ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صَلَّی اللہ عَلَیہ وَسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اللہ عزّ وجل کہتا ہے: ''میں جب اپنے مومن بندوں میں سے کسی بندے کو کسی آزمائش میں ڈالتا ہوں اور وہ میری تعریف کرتا ہے۔ وہ اپنے صبر سے خطاؤں سے ایسا پاک صاف ہوکر کھڑا ہوتا

ہے جیسے اسی دن اس کی ماں نے جنم دیا۔'' اور برکت والا بزرگ رب فرشتوں سے کہتا ہے:
''میں نے اپنے بندے کو بیماری کی وجہ سے روک دیا ہے اور وہ وہ کام نہیں کر سکتا جو وہ کرتا رہا ہے لیکن تم اس کے لئے وہ ثواب لکھتے رہو جو اس کے صحت مند ہونے کی حالت میں لکھتے رہے ہو۔''

قیامت

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَیَطْوِی السَّمَاءَ بِیَمِیْنِهٖ، یَقُوْلُ، اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ مُلُوْکُ الْاَرْضِ؟ (بخاری ومسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو سمیٹ لے گا اور آسمانوں کو اپنے داہنے ہاتھ میں لپیٹ لے گا اور کہے گا: ”میں بادشاہ ہوں، کہاں ہیں زمین کے بادشاہ؟“

(۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَطْوِیْ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ثُمَّ یَاخُذُهُنَّ بِیَدِهِ الْیُمْنٰی ثُمَّ یَقُوْلُ، اَنَا الْمَلِکُ أَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ، أَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ، ثُمَّ یَطْوِی الْاَرْضِیْنَ بِشِمَالِهٖ، وَفِیْ رِوَایَةٍ، یَاخُذُهُنَّ بِیَدِهِ الْاُخْرٰی ثُمَّ یَقُوْلُ، اَنَا الْمَلِکُ، اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ. (مسلم)

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹ لے گا۔ پھر اُن کو اپنے داہنے ہاتھ میں لے گا اور کہے گا: ”میں ہوں بادشاہ، کہاں ہیں ظالم، کہاں ہیں سرکش؟“ پھر زمینوں کو بائیں ہاتھ میں لے گا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ زمینوں کو دوسرے ہاتھ میں لے گا پھر کہے گا: ”میں بادشاہ ہوں، کہاں ہیں سرکش اور گھمنڈی۔؟“

(۳) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَأَعْلَمُ اَوَّلَ رَجُلٍ یَدخُلُ الْجَنَّةَ وَاٰخِرَ رَجُلٍ یَخْرُجُ مِنَ النارِ، یُؤْتٰی بِالرَّجُلِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، فَیُقَالُ اَعْرِضُوْ اعَلَیْهِ صِغَارَ ذُنُوْبِهٖ وَادْفَعُوْا عَنْهُ کِبَارَهَا، فَیُقَالُ لَهٗ، عَمِلْتَ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا وَهُوَ مُقِرٌّ لَایُنْکِرُ، وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ کِبَارِهَا، فَیَقُوْلُ اَعْطُوْهُ مَکَانَ کُلِّ سَیِّئَةٍ عَمِلَهٖ حَسَنَةً، فَیَقُوْلُ، اِنَّ لِیْ ذُنُوْبًا مَا اَرَاهَا هٰهُنَا قَالَ اَبُوْذَرٍّ، فَلَقَدْ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَحِکَ، حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ. (ترمذی)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ میں اس شخص کو جانتا ہوں جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا اور اس شخص کو جو سب سے آخر میں دوزخ سے نکلے گا۔ایک شخص قیامت میں لایا جائیگا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوگا: ''اس کے سامنے اس کے چھوٹے گناہ پیش کیۓ جائیں۔اور اس کے بڑے گناہ اس کے سامنے نہ پیش کیۓ جائیں۔'' اس سے کہا جاۓ گا: ''تو نے فلاں دن یہ کام کیا اور فلاں دن ایسا ایسا کیا؟'' وہ بندہ کہے گا کہ ہاں۔اسے انکار کرنے کی ہمت نہ ہوگی اور وہ بڑے گناہوں کے خیال سے ڈر رہا ہوگا کہ کہیں وہ نہ پیش کردۓ جائیں۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہا جائیگا: ''اچھا اس بندے کے ہر گناہ کے بدلے ایک ایک نیکی ہے۔'' یہ خوشخبری اور مہربانی دیکھ کر وہ جلدی سے کہے گا کہ اے رب، میں نے کچھ (گناہ) اور بھی کیۓ ہیں، میں ان کو یہاں نہیں دیکھ رہا ہوں۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ نبیؐ یہ واقعہ بیان کرتے ہوۓ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپکی کچلیاں دکھائی دے گئیں۔

جنت، دوزخ

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "قَالَ اللّٰهُ، اَعْدَدْتُ لِعِبَادِی الصَّالِحِیْنَ، مَالَا عَیْنٌ رَأَتْ، وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ، فَاقْرَؤُوا اِنْ شِئْتُمْ، فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ. (بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجه)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے:
"میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل میں اس کا خیال آیا۔" اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: "جیسی کچھ آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے (نیک لوگوں کے لئے) چھپا کر رکھی گئی ہے، اسے کوئی نہیں جانتا۔" [سورہ: السجدہ: ۱۷]

(۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، اَرْسَلَ جِبْرَئِیْلَ اِلَی الْجَنَّةِ فَقَالَ، اُنْظُرْ اِلَیْهَا، وَاِلٰی مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِیْهَا، قَالَ، فَجَاءَ هَا وَنَظَرَ اِلَیْهَا وَاِلٰی مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِاَهْلِهَا فِیْهَا، قَالَ، فَرَجَعَ اِلَیْهِ، قَالَ، فَوَعِزَّتِکَ، لَا یَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا، فَاَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَکَارِهِ فَقَالَ، اِرْجِعْ اِلَیْهَا، فَانْظُرْ اِلٰی مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِیْهَا قَالَ، فَرَجَعَ اِلَیْهَا، فَاِذَا هِیَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَکَارِهِ، فَرَجَعَ اِلَیْهِ، فَقَالَ، وَعِزَّتِکَ لَقَدْ خِفْتُ اَنْ لَّا یَدْخُلَهَا اَحَدٌ قَالَ، اِذْهَبْ اِلَی النَّارِ فَانْظُرْ اِلَیْهَا، وَاِلٰی مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِیْهَا، فَاِذَا هِیَ یَرْکَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ اِلَیْهِ، فَقَالَ،

وَعِزَّتِکَ ، لَا یَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ فَیَدْخُلَهَا ، فَامَرَبِهَا ، فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ ، فَقَالَ ، اِرْجِعْ اِلَیْهَا ، فَقَالَ ، وَعِزَّتِکَ ، لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ لَّا یَنْجُوَ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا. (ترمذی، ابو دائود)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ جب اللہ نے جنت اور دوزخ کو پیدا کیا، تو حضرت جبرئیلؑ کو جنت کی طرف بھیجا اور کہا: ''جنت کو اور جو چیزیں میں نے جنت والوں کے لئے تیار کر رکھی ہیں ان کو دیکھو۔'' آپؐ نے فرمایا کہ حضرت جبرئیلؑ جنت میں آئے اور جنت کی نعمتوں کو جو اللہ نے جنت والوں کے لئے تیار کر رکھی ہیں ان کو دیکھا۔ آپؐ کہتے ہیں کہ پھر وہ اللہ کے پاس واپس آئے اور کہا کہ تیری عزت کی قسم، جو بھی اُن کے بارے میں سنے گا جنت میں داخل ہو کر رہے گا۔ پھر اللہ نے جنت کے بارے میں حکم دیا اور وہ ناگوار چیزوں (تکلیفوں اور مشقتوں) سے گھیر دی گئی۔ پھر جبرئیلؑ سے کہا: ''لوٹ کر جنت کی طرف جاؤ اور دیکھو کہ میں نے جنت والوں کے لئے کیا کچھ اُس میں تیار رکھا ہے۔'' وہ جنت کی طرف گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ناگوار چیزوں سے گھری ہوئی ہے۔ وہ لوٹے اور کہا، تیری عزت کی قسم، مجھے تو ڈر ہے کہ اب کوئی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔ اللہ نے (جب دوزخ کو پیدا کیا تو حضرت جبرئیلؑ سے) کہا: ''دوزخ کی طرف جاؤ اور اسے دیکھو اور اسے بھی جو میں نے دوزخ والوں کے لئے تیار کر رکھا ہے۔'' وہ کیا دیکھتے ہیں جہنم کی لپٹیں ایک دوسرے پر چھا رہی ہیں۔ وہ اللہ کے پاس لوٹ کر آئے اور کہا، تیری عزت کی قسم، جو کوئی بھی ان کے بارے میں سنے گا وہ کبھی بھی اس میں داخل ہونے کی کوشش نہ کرے گا۔ پھر اللہ نے دوزخ کے بارے میں حکم دیا، تو اُسے چاہتوں اور خواہشوں سے گھیر دیا گیا۔ پھر اللہ نے (جبرئیلؑ سے) کہا: ''دوزخ کی طرف لوٹ کر (دوبارہ) جاؤ۔'' حضرت جبرئیلؑ اس کی طرف گئے اور واپس آ کر کہا کہ تیری عزت کی قسم، مجھے یہ ڈر ہے کہ دوزخ میں داخل ہونے سے کوئی نہ بچ سکے گا۔

(۳) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ،

يَقُوْلُ اللّٰهُ لِاَ هْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَ ابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَوْ اَنَّ لَکَ مَا فِیْ الْاَرْضِ مِنْ شَیْءٍ ، أَكُنتَ تَفْتَدِیْ بِهٖ ؟ فَیَقُوْلُ نَعَمْ، فَیَقُوْلُ، اَرَدْتُّ مِنْکَ اَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَاَنْتَ فِیْ صُلْبِ اٰدَمَ، اَنْ لَّا تُشْرِکَ بِیْ شَیْئًا فَاَبَیْتَ اِلَّا اَنْ تُشْرِکَ بِیْ .

(بخاری ومسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ اللہ اس شخص سے جو قیامت کے دن سب سے ہلکے عذاب میں ہوگا کہے گا: ''اگر زمین کی ساری چیزیں تیرے قبضے میں ہوں تو کیا تُو اس کو اس کے بدلے میں دے دے گا کہ تو عذاب سے چھوٹ جائے؟'' وہ کہے گا ہاں۔ پھر اللہ کہے گا: ''میں نے تو اس سے بھی آسان بات تجھ سے چاہی تھی جب کہ تو آدم کی پشت میں تھا۔ اور یہ کہ تُو میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کر، لیکن تو میرا شریک ٹھہرا کر رہا۔''

(۴) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْیَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیُصْبَغُ فِی النَّارِ صِبْغَةً، ثُمَّ یُقَالُ، یَا ابْنَ اٰدَمَ، هَلْ رَأَیْتَ خَیْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّبِکَ نَعِیْمٌ قَطُّ؟ فَیَقُوْلُ لاَ، وَاللّٰهِ یَا رَبِّ ! وَیُؤْتٰی بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِی الدُّنْیَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَیُصْبَغُ صِبْغَةً فِی الْجَنَّةِ، فَیُقَالُ لَهٗ، یَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَأَیْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ وَهَلْ مَرَّبِکَ شِدَّةٌ قَطُّ ؟ فَیَقُوْلُ : لَا وَاللّٰهِ یَا رَبِّ ! مَا مَرَّ بِیْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَیْتُ شِدَّةً قَطُّ.

(مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ دوزخ والوں میں سے قیامت کے دن ایک ایسے شخص کو لایا جائیگا جو دنیا میں بہت زیادہ خوشحال تھا۔ اس کو دوزخ میں ایک غوطہ دیا جائے گا۔ پھر اس سے پوچھا جائے گا: ''اے آدم کے بیٹے، کیا تو نے خوشحالی دیکھی؟ کیا تجھ پر عیش وآرام کی کوئی گھڑی گزری؟'' وہ کہے گا: ''اے رب،

اللہ کی قسم میں نے کبھی کوئی عیش و آرام نہیں دیکھا۔'' اور جنت والوں میں سے ایک ایسے شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں بہت ہی پریشانیوں اور مصیبتوں میں گھرا رہ چکا ہو گا۔ اس کو جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا اور اس سے کہا جائیگا: ''اے آدم کے بیٹے، کیا تو نے کبھی کوئی تکلیف دیکھی تھی اور تجھ پر کبھی مشکل وقت گزرا؟'' وہ کہے گا: ''اے رب، نہیں۔ نہ تو مجھ پر کبھی کوئی تکلیف گزری؟ اور نہ کبھی کوئی مشکل گھڑی دیکھی۔''

اللہ کا دیدار

(۱) عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى، تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا اَزِيْدُكُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ، اَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا ؟ اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ، فَيُرْفَعُ الْحِجَابُ، فَيَنْظُرُوْنَ اِلٰى وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى، فَمَا اُعْطُوْا شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰى رَبِّهِمْ ثُمَّ تَلاَ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ.[یونس. ۱۰]

(مسلم)

حضرت صُہَیبؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جب جنت والے جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں اپنی کچھ اور نعمتیں دوں؟'' وہ کہیں گے، کیا تو نے ہمارے چہرے روشن نہیں کئے، کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا، اور ہمیں دوزخ سے چھٹکارا نہیں دلایا۔ (اب ہمیں اور کیا چاہئے) آپؐ کہتے ہیں کہ اس وقت پردہ اٹھا دیا جائیگا اور جنت والے اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔ پھر جو نعمتیں انہیں دی گئیں، ان میں سے کوئی چیز بھی ان کو اپنے رب کی طرف دیکھنے سے زیادہ پیاری نہ ہوگی۔ پھر آپؐ نے (قرآن کی) یہ آیت پڑھی: ''اچھے سے اچھا کر کے دینے والوں کے لئے اچھا بدلہ اور اس کے علاوہ کچھ اور بھی''۔

(۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالُوْا، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ؟ قَالَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيْرَةِ لَيْسَتْ فِيْ سَحَابَةٍ، قَالُوْا، لاَ، قَالَ، فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، لَيْسَ فِيْ سَحَابَةٍ، قَالُوْا، لاَ، قَالَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لاَ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ اِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا. (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول، کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپؐ نے کہا، کیا تم دوپہر کے وقت جب کہ سورج بادل میں نہ ہوتو تمہیں سورج کے دیکھنے میں کوئی شک ہوتا ہے؟ صحابہؓ نے کہا کہ نہیں۔ پھر آپؐ نے کہا، کیا جس رات کو چاند پورا ہو اور چاند بادل میں بھی نہ ہو تو کیا چاند کو دیکھنے میں تمہیں کوئی شک ہوتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ پھر آپؐ نے کہا، قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم جس طرح چاند اور سورج کو دیکھنے میں شک نہیں کرتے اسی طرح اللہ کو دیکھنے میں بھی تم کو اس دن کوئی شک نہ ہوگا۔

(۳) عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ،عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، بَیْنَا اَھْلُ الْجَنَّۃِ فِیْ نَعِیْمِھِمْ، اِذَا سَطَعَ لَھُمْ نُوْرٌ فَرَفَعُوْا رُؤُوْسَھُمْ، فَاِذَا الرَّبُّ قَدْاَشْرَفَ عَلَیْھِمْ مِنْ فَوْقِھِمْ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ، قَالَ: وَذَالِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی،سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ،قَالَ فَنَظَرَ اِلَیْھِمْ وَیَنْظُرُوْنَ اِلَیْہِ، فَلَا یَلْتَفِتُوْنَ اِلٰی شَیْءٍ مِّنَ النَّعِیْمِ مَادَامُوْا یَنْظُرُوْنَ اِلَیْہِ حَتّٰی یَحْتَجِبَ عَنْھُمْ وَیَبْقٰی نُوْرُہٗ.[قرآن.یٰس:۵۸] (ابن ماجه)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے کہا کہ جب کہ جنت والے جنت کی نعمتوں میں ہوں گے، اچانک ان کے لئے ایک نور روشن ہوگا۔ سو وہ اپنے سر اٹھائیں گے تو کیا دیکھیں گے کہ ان کا رب ان کے اوپر نمایاں ہے۔ اللہ کہے گا: ''تم پر سلام ہو اے جنت والو''۔ نبیؐ نے کہا کہ یہی اللہ تعالیٰ کی اس بات کا مطلب ہوتا ہے۔ ''رحم کرنے والے رب کی طرف سے سلام کہا گیا ہے۔''

آپؐ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف دیکھے گا اور وہ اس کی طرف دیکھیں گے۔ پھر وہ جب تک خدا کی طرف دیکھتے رہیں گے، جنت کی کسی نعمت کی طرف دھیان نہیں دیں گے۔ یہاں تک اللہ ان سے پردہ میں ہو جائے گا اور باقی رہ جائے گا اس کا نور۔

اللہ کا فیصلہ

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ ، قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، اَوْحَی اللّٰهُ تَعَالٰی اِلٰی اِبْرَاهِیْمَ: یَا خَلِیْلِیْ، حَسِّنْ خُلُقَکَ وَلَوْمَعَ الْکُفَّارِ، تَدْخُلُ مَدَاخِلَ الْاَبْرَارِ، فَاِنَّ کَلِمَتِیْ سَبَقَتْ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهٗ أَنْ اُظِلَّهٗ فِیْ عَرْشِیْ وَاَنْ اُسْکِنَهٗ حَظِیْرَةَ قُدْسِیْ وَأَنْ اُدْنِیَهٗ مِنْ جَوَارِیْ. (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کی طرف وحی کی: ''اے میرے دوست، تمہارے اچھے اخلاق چاہے وہ کافروں ہی کے ساتھ ہوں، تم کو نیک لوگوں کی جماعت میں داخل کردیں گے۔ میں یہ بات بہت پہلے کہہ چکا ہوں کہ جس شخص کا اخلاق اچھا ہوگا اسے اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دوں گا، اور اپنی جنت میں رکھوں گا اور اپنے پڑوس سے قریب کروں گا۔''

(۲) عَنِ ابْنِ مُعَاوِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، مَنْ تَدَیَّنَ بِدَیْنٍ وَهُوَ یُرِیْدُ اَنْ یَّقْضِیَ فَمَاتَ وَلَمْ یَقْضِ دَیْنَهٗ، فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَادِرٌ عَلٰی اَنْ یُرْضِیَ غَرِیْمَهٗ بِمَا شَاءَ مِنْ عِنْدِهٖ، وَیَغْفِرُ لِلْمُتَوَفّٰی، وَمَنْ تَدَیَّنَ بِدَیْنٍ وَهُوَ یُرِیْدُ اَنْ لَا یَقْضِیَهٖ فَمَاتَ عَلٰی ذَالِکَ وَ لَمْ یَقْضِ دَیْنَهٗ فَاِنَّهٗ یُقَالُ لَهٗ، اَظَنَنْتَ اَنْ لَا نُوَفِّیَ فُلَانًا حَقَّهٗ عَنْکَ، فَیُؤْخَذُ مِنْ حَسَنَاتِهٖ، فَیُجْعَلُ زِیَادَةً فِیْ حَسَنَاتِ رَبِّ الدَّیْنِ، فَاِنْ لَمْ تَکُنْ لَهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَیِّئَاتِ رَبِّ الدَّیْنِ، فَجُعِلَتْ فِیْ سَیِّئَاتِ الْمَطْلُوْبِ.

(بیهقی، فی شعب الایمان)

حضرت ابن معاویہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص قرض لیتا ہے اور اس کی نیت ادا کرنے کی ہوتی ہے اور وہ اپنا قرض ادا کئے بغیر ہی مرجاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہوگا کہ اس کے قرض خواہ کو اپنے پاس سے عطا کر کے خوش کردے۔ اور متوفی (قرض دار) کی مغفرت فرمادے۔ اور جو شخص قرض لیتا ہے اور اس کی نیت ادا کرنے کی نہیں ہوتی ہے اور اسی حالت میں مرجاتا ہے، اور اپنا قرض ادا نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس سے کہے گا: ''کیا تو یہ سمجھتا تھا کہ میں فلاں کا حق تجھ سے نہیں لوں گا؟'' پھر اس کی نیکیاں قرض دینے والے کو دلا دی جائیں گی۔ اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہیں ہوئیں تو قرض دینے والے کے گناہ اس کی طرف لوٹا دئے جائیں گے۔

(۳) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ، قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ لِاَ ھْلِ الْجَنَّۃِ: یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ، فَیَقُوْلُوْنَ، لَبَّیْکَ رَبَّنَا، وسَعْدَیْکَ، وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ، فَیَقُوْلُ، ھَلْ رَضِیْتُمْ؟ فَیَقُوْلُوْنَ، وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰی یَا رَبِّ، وَقَدْ اَعْطَیْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ، فَیَقُوْلُ ، اَلَا اُعْطِیْکُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذَالِکَ، فَیَقُوْلُوْنَ: یَا رَبِّ،وَأَیُّ شَیْ ءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذَالِکَ؟ فَیَقُوْلُ، اُحِلُّ عَلَیْکُمْ رِضْوَانِیْ، فَلاَ أَسْخَطُ عَلَیْکُمْ بَعْدَہٗ اَبَدًا.

(بخاری،مسلم،ترمذی)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ اللہ جنت والوں سے کہے گا: ''اے جنت والو۔'' وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہم حاضر ہیں، اور آپ کی خدمت میں بار بار حاضر ہیں اور ساری بھلائی آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ کہے گا: ''کیا تم راضی اور خوش ہو؟'' وہ کہیں گے ہم اپنے رب سے کیوں نہ راضی ہوں گے جبکہ اس نے ہمیں وہ کچھ عطا کیا جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو بھی نہیں دیا۔ اللہ کہے گا: ''کیا میں تمہیں اس سے بھی اچھی چیز نہ دوں؟'' وہ کہیں گے اے رب، اس سے اچھی چیز کیا ہوگی؟ اللہ کہے گا: ''میں تم پر اپنی خوشی اور رضا انڈیل دوں گا، پھر اس کے بعد اب کبھی تم سے ناراض اور ناخوش نہیں ہوں گا۔''